حقیقت الوحی چھپنے کے سبب سے تشحیذ الاذہان کو دیر ہو گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولٰئک ہم المفلحون

اور ہو وے تم میں سے ایک گروہ جو نیکی کی طرف بلاوے اور بھلائی کی طرف حکم کرے اور بدی سے منع کرے اور یہی لوگ کامیاب ہیں

تشحیذ الاذہان

جلد ۲ | اڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب | نمبر ۵

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library

باہتمام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۰ - مئی ۱۹۰۷ء کو
قادیان دارالامان سے شائع ہوا

خدا کی تازہ وحی

۱۷- اپریل ۱۹۰۶ء - ۱- خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے - ۲- انی مع الافواج اتیک بغتۃً - ۳- انی مع اللہ الکریم - ۴- طوفان آیا وہی طوفان - شر آئی - ۱۱- اپریل ۱۹۰۷ء - دہلی میں واصل جہنم واصل خان فوت ہوگیا" حکیم واصل خان دہلی کا تو فوت ہو چکا ہوا ہے تفہیم یہ تھی کہ واصل خان نام ایک شخص کے عزیزوں میں سے کوئی طاعون سے مر جائیگا کیونکہ جہنم کا لفظ دوسرے الہامات میں بھی طاعون کیلئے استعمال ہوا ہے - یہ نشان بھی اپنے وقت پر پورا ہو کر ترقی ایمان کا موجب ہوگا - ۱۴- اپریل ۱۹۰۷ء - اُجِیبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ - ترجمہ - میں دعا کرنیوالے کی دعا قبول کرتا ہوں - ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء - ۱- مہم فتح ہے تمہاری - ۲- تمہاری نام کی - ۳- اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر - ۴- حَذَّ طُبَاۃ - ۵- انت منی بمنزلۃ موسیٰ - ۶- احمد - غزنوی (نہ معلوم کیا اشارہ ہے) ۷- پھر قرآن مجلد دیکھا اس کی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہوا تھا - سلامٌ قولاً من رب رحیم - ۲۱- اپریل ۱۹۰۷ء - ساریکم آیاتی فلا تستعجلون ترجمہ - قریب ہے میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤں گا - پس تم جلدی نہ کرو - ۲- یہ دو گھر ہی مر گئے (اس میں خاص دو گھروں کی طرف اشارہ ہے) ۲۲- اپریل ۱۹۰۷ء - ۱- اصلح بینی وبین اخوتی (۲) - سلامٌ قولاً من رب رحیم - یہ الہام کہ اصلح بینی وبین اخوتی - اس کے یہ معنی ہیں کہ اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر - یہ الہام درحقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام بتلایا ہے اور وہ یہ الہام ہیں - خَرُّوا عَلَی الْاَذْقَانِ سُجَّدًا ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین تاللہ لقد آثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین - لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین - یعنی بعض سخت مخالفوں کا انجام یہ ہوگا - کہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گرینگے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور مجھ کو مخاطب کرکے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی - اس کا یہ جواب ہوگا - کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا تمہیں بخش دیگا وہ ارحم الراحمین ہے - یہ اس وقت ہوگا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہونگے آخر سعید لوگوں کے دل کھل جائینگے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library

تصدیق مسیح

اسوقت تک جو کچھ خدا تعالےٰ کی نصرت اور مدد ہمارے حضرت مسیح موعود کے شامل حال رہی اُس سے تو ایک دنیا واقف ہے اور پنجاب ہندوستان کی کوئی آنکھ یا کوئی کان باقی نہیں رہا جس نے آپ کے معجزات وکرامات نہیں دیکھے یا نہیں سنے۔ اور شاید ہی کوئی بدبخت دل ہو جس نے آپ کے نام کو سنکر اور ا شہادت آسمانی وزمینی کو مشاہدہ کر کے ایک گہرا غور نہ کیا ہو کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ یہ مسیح کے آنیکا وقت ہے اور جبکہ نشانات اِس شخص کی تائید کر رہے ہیں۔ تو کیوں اس کو نہ مان لیا جائے۔ مگر باوجود اُن کھلے کھلے نشانات کے ظاہر ہونے کے دنیا نے خدا کے مامور کو قبول نہیں کیا اور اس کی باتیں سننے سے انکار کیا بلکہ اس کے عقاید سے واقفیت پیدا کرنی بھی گوارا نہیں کی اور یہودی علما کی طرح صرف اسقدر بات کو سنکر کہ مسیح کی موت قرآن وحدیث سے ثابت ہے اپنے کپڑے پھاڑ دیئے اور چھاتی پیٹ لی اور کہا کہ کافر ہے کافر اسکو قتل کرو ملک سے نکالدو۔ اور ہر طرح کا عذاب اسکو پہنچاؤ مگر نہ سوچا کہ اس طرح وہ خدا کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور وہ اس کے ساتھ نہیں لڑتے بلکہ خدا کے ساتھ مقابلہ کرنے پر تیار ہوئے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ جو کہ غیور خدا ہے اپنے بندونکی اسقدر شوخی اور شرارت کو دیکھکر غضب میں آیا جیساکہ اسنے اپنے بندیکو اطلاع دی کہ "غضبتُ غضبًا شدیدًا" اور اس نے ارادہ کرلیا کہ اس دنیا کو ایسا سیدھا کر دے جیساکہ ایک تیز نظر والے اور مشاق شکاری کا تیر ہوتا ہے۔ تاکہ ٹیڑھے تیر کی طرح جو کمان سے چھوٹتے ہی غلط طرف کو روانہ ہوتا ہے اہل دنیا کا غصہ اور جوش غیر محل اور بے موقعہ استعمال نہ ہو بلکہ بموقعہ وبامحل استعمال ہو پس اسکے لئے

خدا تعالےٰ نے ضروری سمجھا کہ اہل دنیا کا کچھ حصہ جو بلکل ناکارہ اور خراب ہو گیا ہے اسکو کاٹ دیا جائے اور کچھ حصہ کو صاف پاک کیا جاوے۔ اور اس نے اپنا عذاب طاعون زلزلہ اور دیگر مختلف صورتوں میں نازل کیا تاکہ وہ دل جن میں کچھ کھوٹ ہے اور کچھ صلاحیت کا مادہ رکھتے ہیں عذاب کی شدت کی گرمی سے پگھل جائیں اور دوبارہ ایک بچہ کے دل کی طرح شفاف ہو جائیں۔ تا نیکی اور تقویٰ کی جھلک اپنر ڈالی جاسے اور خدا کی محبت میں ڈبو دے جائیں۔ اور اس طرح خدا کا وہ کلام پورا ہو کہ ساتویں ہزار برس کے شروع میں مسیح کے ہاتھ سے شیطان مارا جائیگا دجال قتل کیا جائیگا اور صلیب ٹکڑے ٹکڑے کی جائیگی میں اس وقت دو شہادتیں پیش کرنا چاہتا ہوں جن میں سے ایک آسمانی ہے اور دوسری زمینی جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ **حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب در حقیقت مسیح موعود اور مہدی مسعود ہی ہیں**۔ اور وہ جو ان کے مخالف ہیں ضرور ہے کہ ہاویہ میں گرائے جائیں۔ پہلی شہادت جو زمین پر ظاہر ہوئی وہ جان الگزنڈر ڈوئی کی موت ہے جو کہ سکاٹلینڈ کا رہنے والا تھا اور ایک نہایت غریب اور مفلس خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ جو نہ صرف دنیاوی مال و جاہ کے لحاظ سے بلکہ نسبی شرافت اور خاندانی عزت کے لحاظ سے بھی اپنے علاقہ میں کوئی شہرت نہ رکھتا تھا۔ اس موقعہ پر یہ بات کہدینی ضروری ہے کہ اگرچہ مال و دولت کا ہونا کسی نبی کے لئے شرط نہیں لیکن ایک شریف خاندان اور معزز گھرانہ میں سے ہونا اس کے لئے ضروری ہے کیونکہ اگر نبی کنجروں چوڑہوں چماروں یا ڈوموں میں سے ہوں تو لوگ ان سے گھن کریں۔ اور نفرت کی نظر سے دیکھیں اور اس طرح اس کام میں جسکے کرنے لئے وہ آتے ہیں ایک بڑی روک پیدا ہو جائے۔ اور تمام لوگوں کو ایک بہت بڑا ابتلا پیش آئے پس اس شخص کا ایک ذلیل اور گمنام گھرانہ میں سے پیدا ہونا بھی اسکے نبوت کے دعویٰ میں ایک بہت بڑی روک تھا۔ غرضیکہ اس کا باپ انگلستان کو اپنی آئندہ زندگی کی بہتری کے لئے چھوڑ کر دنیا میں کسی اور طرف جانے کے لئے تیار ہوا۔ اور پہلے وہ آسٹریلیا میں آیا یہاں سے شمالی امریکہ کے مشہور بندرگاہ سان فرانسسکو کی طرف گیا یہ وہ بندرگاہ ہے جو کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق ۱۹۰۶ء میں سخت زلزلہ کا شکار ہو چکا ہے اور اس شخص کے وہاں پہنچنے کا واقعہ ۱۸۸۶ء کا ہے پھر ۱۸۹۲ء میں اسنے اپنا تعلق گرجہ کے ساتھ کیا اور عام طور سے لکچر دینے شروع کئے اور چونکہ یورپ

امریکہ میں پادری کی زندگی میں انسان بہت کچھ کما سکتا ہے اس لئے اسکو بھی آگے کی نسبت بہت آرام ہو گیا۔ مگر اس کا سلوک اسکے والد کے ساتھ ہمیشہ سے بُرا تھا اور خاص کر اس فراخی کے وقت میں اس نے اپنے باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا جس کی وہ اکثر شکایت کیا کرتا تھا غرضیکہ جب دنیاوی طرف سے بیفکری ہوئی تو اس نے ایک نئے سلسلہ کی بنیاد ڈالنی چاہی اور ظاہر کیا کہ میں بیماروں کو شفا دیتا ہوں چنانچہ اس کے ثبوت کے لئے یہ معجزہ پیش کیا کہ میں نے بارہا توجہ سے اپنی بیوی کا سر درد دور کر دیا ہے جس سے امریکا کے بعض جاہل اور مسمریزم اور سپرچولیزم کے شائق اور دلدادہ اس کے ساتھ ہو گئے جنکی وہمی طبیعت سے فائدہ اٹھا کر اس نے بہت سا مال پیدا کیا اور امریکا کے مشہور شہر شکاگو سے تقریباً دس میل کے فاصلہ پر اسنے ایک بہت بڑا زمین کا ٹکڑا خریدا اور وہاں شہر صیحون کی بنیاد رکھی اور زیادہ دولت کمانے کے لئے مشہور کیا۔ کہ اسی شہر میں مسیح موعود ظاہ ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اسکے مریدوں نے بڑی بڑی قیمت دیکر اس سے اُس شہر میں زمینیں خریدیں تاکہ مسیح کے اترنے کے وقت وہ فوراً اس سے ملاقات کریں۔ اور گو انپر مسیح اترا یا نہ اترا مگر ڈوئی پر ضرور اترا اور گراں قیمت پر زمین کو بیچ کر یہ بہت بڑا مالدار ہو گیا اور اس طرح روپیہ سے اپنا بازو مضبوط کر کے سنہ ۱۹۰۱ء میں اسنے الیاس ثالث یا یوحنا ثانی ہونیکا دعویٰ کیا اور اعلان کیا کہ میں اس لئے مبعوث ہوا ہوں کہ مسیح کے آنے کی لوگونکو اطلاع دوں اور اسکے لئے راستہ صاف کروں۔ اور اسکے ساتھ ہی اس نے کم فہم عیسائیوں کے خوش کرنے کے لئے اپنے لکچروں میں اسلام کی توہین شروع کی بلکہ کہا کہ میں مکہ پر حملہ کرونگا اور تمام مسلمانوں کو ہلاک کرونگا۔ اور آخر سنہ ۱۹۰۲ء میں اس نے یہ پیشگوئی عام طور سے شایع کی کہ اگر مسلمان مذہب عیسوی کو قبول نہ کرینگے تو وہ تباہ و برباد ہونگے اور چونکہ یہ کلمات سخت ہتک آمیز تھے اور اس شخص کی شوخی شرارت حد سے بڑھ گئی تھی اس لئے خداتعالےٰ کے مامور نے غیرت کے جوش میں سنہ ۱۹۰۲ء میں عام طور سے یہ اشتہار شایع کیا کہ ڈوئی کو چاہئے کہ میرے مقابلہ میں آکر دعا کرے کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے اور خدا کی طرف سے نہیں اُس کو خداتعالے سچے کی زندگی میں ہلاک کرے تاکہ دنیا جھوٹے کے زہر سے بچ اور سچے کو پہچان لے اور تاکہ اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ ہو جائے۔ یہ اشتہار نہ صرف عام طور پر شایع کیا گیا بلکہ امریکا اور یورپ کے اخبارونکو بھی بکثرت بھیجا گیا تاکہ اس کی اشاعت

ہیں کوئی کمی نہ رہجائے چنانچہ وہ اخبار جو ہم تک پہنچے اور جن میں اس مباہلہ کا ذکر ہے انکا ذکر ایک نقشہ کی صورت میں ہم نیچے لکھتے ہیں اور وہ جو ہم تک نہیں پہنچے ان کو خدا ہی جانتا ہے کہ کتنے ہیں

نمبر شمار	نام اخبار مع تاریخ و سنہ	خلاصہ مضمون
(۱)	شکاگو انٹر پریٹر ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	عنوان "کیا ڈوئی اس مقابلہ میں نکلیگا"، دونوں تصویریں پہلو بپہلو دیکر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کہتے ہیں ڈوئی مفتری ہے اور میں دعا کرنیوالا ہوں کہ وہ اُسے میری زندگی میں نیست و نابود کردے اور پھر کہتے ہیں کہ جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کا یہ طریق ہے کہ خدا سے دعا کیجاوے کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاوے۔
(۲)	ٹیلیگراف ۵ جولائی ۱۹۰۳ء	مرزا غلام احمد صاحب پنجاب سے ڈوئی کو چیلنج بھیجتے ہیں کہ "اے وہ شخص جو مدعی نبوت ہے آ اور میرے ساتھ مباہلہ کر ہمارا مقابلہ دعا سے ہوگا اور ہم دونوں خدا تعالےٰ سے دعا کرینگے کہ ہم میں سے جو شخص کذاب ہے وہ پہلے ہلاک ہو۔"
(۳)	ارگوناٹ سان فرانسسکو یکم دسمبر ۱۹۰۲ء	عنوان "انگریزی اور عربی (یعنی عیسائیت اور اسلام) کا مقابلہ دعا"، مرزا صاحب کے مضمون کا خلاصہ جو ڈوئی کو لکھا ہے یہ ہے کہ "تم بھی ایک جماعت کے لیڈر ہو اور میرے بھی بہت سے پیرو ہیں پس اس بات کا فیصلہ کہ خدا کی طرف سے کون ہے ہم میں اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے خدا سے دعا کرے اور جسکی دعا قبول ہو وہ سچے خدا کیطرف سے سمجھا جاوے"، دعا یہ ہوگی کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اُسے پہلے ہلاک کرے۔ یقیناً یہ ایک معقول اور منصفانہ تجویز ہے۔
(۴)	لٹریری ڈائجسٹ نیویارک ۲۰ جون ۱۹۰۳ء	تصویر دیکر مباہلہ کا مفصل ذکر کرتا ہے یعنی یہ کہ دونوں فریق ڈوئی اور ہم دعا کریں کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں اور اس کے سامنے ہلاک ہو۔
(۵)	نیویارک میل اینڈ ایکسپریس ۲۰ جون ۱۹۰۳ء	عنوان مباہلہ یا مقابلہ دعا کر نیچے اسی مباہلہ کا ذکر ہے۔
(۶)	ہیرلڈ روچسٹر ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	ڈوئی کو مباہلہ کیلئے بلایا گیا ہے اور پھر مباہلہ کا ذکر ہے۔
(۷)	ریکارڈ بوسٹن ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	مباہلہ کا ذکر ہے
(۸)	ایڈورٹائزر بوسٹن ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	ایضاً

نمبر شمار	نام اخبار مع تاریخ وسنہ	خلاصہ مضمون	نمبر شمار	نام اخبار مع تاریخ وسنہ	خلاصہ مضمون
۹	پائلاٹ بوسٹن ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۳ء	مباہلہ کا ذکر ہے	۱۹	بالٹی مور امریکن ۲۵ - جون سنہ ۱۹۰۳	مباہلہ کا ذکر ہے
۱۰	پاتھ فائنڈر واشنگٹن ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۳ء	ایضاً	۲۰	بفلو ٹائمز ۲۵ - جون سنہ ۱۹۰۳	”
۱۱	انٹراوشن شکاگو ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۳ء	مباہلہ کا ذکر ہے پھر ۲۱ - جون کے پرچے میں دونوں تصویریں دیکر مفصل ذکر کیا ہے۔	۲۱	نیویارک میل ۲۵ - جون سنہ ۱۹۰۳	”
			۲۲	بوسٹن ریکارڈ ۲۷ - جون سنہ ۱۹۰۳	”
۱۲	ڈیموکریٹ کرانیکل رچسٹر ۲۵ - جون سنہ ۱۹۰۳ء	مباہلہ کے بعد دونوں تصویریں بھی دی ہیں اور حضرت کی تصویر کے نیچے یہ لفظ ہیں مرزا غلام احمد صاحب ہندوستان کا مسیح جس نے ڈوئی کو دعا کے مقابلہ کیلئے چیلنج دیا ہے	۲۳	ڈیزرٹ انگلش نیوز ۲۷ - جون سنہ ۱۹۰۳	”
۱۳	شکاگو کا ایک اخبار تاریخ اور نام پھٹ گیا		۲۴	ہیلینا ریکارڈ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۳	”
۱۴	برلنگٹن فری پریس ۲۷ - جون سنہ ۱۹۰۳	مباہلہ کا ذکر ہے	۲۵	گروم شایر گزٹ ۱۷ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء	”
۱۵	ووسٹر سپائی ۲۸ - جون سنہ ۱۹۰۳ء	”	۲۶	نوٹنگن کرانیکل ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء	”
۱۶	شکاگو انٹراوشن ۲۸ جون سنہ ۱۹۰۳	”	۲۷	ہیوسٹن کرانیکل ۳ جولائی سنہ ۱۹۰۳	”
۱۷	البنی پریس ۲۵ - جون سنہ ۱۹۰۳ء	”	۲۸	ستونا نیوز ۲۹ جون سنہ ۱۹۰۳	”
۱۸	جیکسنول ٹائمز ۲۸ جون سنہ ۱۹۰۳	”	۲۹	رچمنڈ نیوز یکم جولائی سنہ ۱۹۰۳	”

نمبر شمار	نام اخبار مع تاریخ و سنہ	خلاصہ مضمون	نمبر شمار	نام اخبار مع تاریخ و سنہ	خلاصہ مضمون
۳۰	گلاسگو ہیرلڈ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء	مباہلہ کا ذکر ہے	۳۲	دی مارننگ ٹیلیگراف نیویارک ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء	مباہلہ اور ڈوئی پر بد دعا کرنے کا ذکر ہے
(۳۱)	نیویارک کمرشل اڈورٹائیزر ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء	اگر ڈوئی اشارتاً یا صراحتاً اس چیلنج کو منظور کریگا تو بڑے دکھ اور حسرت کیساتھ ہلاک ہوگا اور اگر وہ اس چیلنج کو قبول نہ کریگا تو بھی اسکی صیہون پر سخت آفت آئیگی۔			نوٹ:- یہ اخبار صرف وہ ہیں جو ہم تک پہنچے ہیں اس کثرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں اخباروں میں یہ ذکر ہوا ہوگا۔ منہ

مگر باوجود اس کثرت اشاعت کے اور تمام یورپ و امریکہ میں شور پڑ جانے کے ڈوئی نے اس مباہلہ کا کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی اسکے متعلق کوئی اشارہ کیا کہ مجھکو اس قسم کا کوئی چیلنج پہنچا ہے حالانکہ خود اسکو خاص طور سے وہ اشتہار بھیجا گیا تھا اور اپنی عادت کے مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء کو اس نے اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ میں اسلام کے برخلاف یہ فقرہ لکھے کہ "میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے جب اسلام دنیا سے نابود ہو جائے اے خدا تو میری اس دعا کو قبول کرلے خدا تو اسلام کو ہلاک کر" پھر ۱۸ اگست کے پرچہ میں اسلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ "انسانیت پر اس سخت بدنما دھبہ کو صیحون ہلاک کرکے چھوڑ دیگا" اور اسطرح گویا اس نے خدا سے دعا مانگی کہ اسلام چونکہ جھوٹا ہے تو اسکو تباہ کر مگر چونکہ وہ سچا مذہب اور خدا کی طرف سے ہے اسلئے یہ شخص نہایت ذلت سے خود ہی مر گیا اور اسلام اور اسکا نبی اب تک زندہ ہے اور روز بروز ترقی حاصل کر رہا ہے غرضیکہ اس شخص کی یہ حالت دیکھکر حضرت مسیح موعود نے ایک دوسرا اشتہار شایع کیا جسکا عنوان تھا "پگٹ و ڈوئی کے متعلق مسیح موعود کی پیشگوئیاں اور اسطرح یہ مقابلہ مباہلہ گزر کر پیشگوئی پر آ گیا چنانچہ اس اشتہار کا ترجمہ نیچے لکھا جاتا ہے

" زمین جب گناہ اور شرک سے آلودہ ہو جاتی ہے اور اُس حقیقت سے بے خبر ہو جاتی ہے ۔ جو انسان کی پیدائش کی اصل غرض ہے تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایک کامل الفطرت انسان کو

اپنی ذات سے پاک تعلق بخش کر اور اپنے مکالمہ سے اسکو مشرف کر کے اور اپنی محبت میں اسکو انتہا تک پہنچا کر اسکے ذریعہ سے دوبارہ زمین کو پاک وصاف کرے انسان خدا تو نہیں ہو سکتا مگر بڑے بڑے تعلقات اس سے پیدا کر لیتا ہے جب وہ بالکل خدا کے لئے ہو جاتا ہے اور اپنے تئیں صاف کرتا کرتا ایک مصفا آئینہ کی طرح بنجاتا ہے تب اس آئینہ میں عکسی طور پر خدا کا چہرہ نمودار ہوتا ہے اس صورت میں بشری اور خدائی صفات میں ایک مشترک چیز بنجاتا ہے اور کبھی اس سے صفات الٰہیہ صادر ہوتی ہیں کیونکہ اسکے آئینۂ وجود میں خدا کا چہرہ منعکس ہے اور کبھی اس سے بشری صفات صادر ہوتی ہیں کیونکہ وہ بشر ہے اور ایسے انسانوں کو دیکھنے والے کبھی دھوکہ کھا کر اور صرف ایک پہلو کا کرشمہ دیکھ کر انکو خدا سمجھنے لگتے ہیں اور دنیا میں مخلوق پرستی اسی وجہ سے آئی ہے اور صدہا انسان اسی دھوکہ سے خدا بنائے گئے ہیں۔ مگر ہمارے اس زمانہ میں جسقدر عیسائیوں کا وہ فرقہ جو حضرت مسیح کو خدا جانتا ہے اس دھوکہ میں مبتلا ہے اسقدر کوئی اور قوم مبتلا نہیں مسیح سے صدہا برس پہلے جو لوگ خدا بنائے گئے تھے جیسے راجہ رامچندر راجہ کرشن[۲] گوتم بدھ ہمارے اس زمانہ میں بھی خواہ نخواہ خدائی کا خطاب انکو دے رہے ہیں اگرچہ اس خیال کا بطلان ایسا بدیہی تھا کہ کسی دلیل کی ضرورت نہ تھی مگر افسوس کہ عیسائی ابھی تک اس زمانہ کی ہوا سے بھی دور بیٹھے ہیں بلکہ بعض لوگوں نے جب دیکھا کہ ایسے لغو خیالات کا زمانہ ہی دن بدن مخالف ہوتا جاتا ہے تو انہوں نے اپنے معمولی طریقوں سے مایوس ہو کر یہ ایک نیا طریق اختیار کیا کہ کوئی ان میں سے الیاس بن گیا اور کسی نے یہ دعوے کر دیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں اور میں ہی خدا ہوں اس مجمل فقرہ سے مراد میری یہ ہے کہ لنڈن میں تو مسٹر پگٹ نے خدائی اور مسیحیت کا دعویٰ کیا اور امریکہ میں مسٹر ڈوئی الیاس بن بیٹھے اور پیشگوئی کر دی کہ مسیح ابن مریم پچیس برس تک دنیا میں آجائیگا دونوں میں فرق یہ ہے کہ ڈوئی نے تو بزدلی دکھائی اور الیاس بننے میں بھی اپنی بردہ دری سے ڈرتا رہا اور مسیح نہ بنا بلکہ مسیح کا خادم بنا اور پگٹ نے بڑی ہمت دکھلائی کہ خود مسیح بن گیا نہ صرف مسیح بلکہ خدا ہونے کا بھی دعویٰ کیا اب لنڈن والوں کو کسی بیماری آفت مصیبت کا کیا اندیشہ ہے جن کے شہر میں خدا اترا ہوا ہے مگر میں نے سنا ہے کہ لنڈن میں کچھ یہودی بھی رہتے ہیں اسلئے بیشک یہ اندیشہ ہے کہ انکو طبعاً یہ خیال پیدا ہو کہ یہ تو وہی مسیح ہے جو صلیب سے بوجہ غشی کے غلطی کیساتھ زندہ اتارا گیا اور پھر موقع پا کر مشرقی بلاد کی طرف بھاگ گیا آخر اب ایسے طور سے اسکو صلیب دیں کہ کام تمام ہو جائے

۲ [illegible]

اور پھر کسی طرف بھاگ نہ سکے اور ساتھ ہی یہ فکر بھی ہے کہ مبادا عیسائیوں کو بھی خیال آجائے کہ پہلا کفارہ پرانا اور بودہ ہو چکا ہے اور شراب خوری اور فسق و فجور کی کثرت نے ثابت بھی کر دیا ہے کہ اُس کفارہ کی تاثیر جاتی رہی ہے اسلئے اب ایک نئے خون کی ضرورت ہے سو میں ہمدردی سے کہتا ہوں کہ مسٹر پگٹ کو ان ہر دو فرقوں سے چوکس رہنا چاہیئے الغرض ان دنوں میں جبکہ زمین میں ایسے ایسے جھوٹے اور ناپاک دعوے کئے گئے ہیں خدا نے جو زمین پر بدی اور ناپاکی کا پھیلنا پسند نہیں کرتا مجھے اپنا مسیح کرکے بھیجا تا وہ زمین کی تاریکی کو اپنی توحید سے روشن کرے اور شرک کی نجاست سے دنیا کو مخلصی بخشے پس میں وہی مسیح موعود ہوں جو ایسے وقت میں آنیوالا تھا اور میں صرف اپنے منہ سے نہیں کہتا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ وہ خدا جس نے زمین و آسمان بنایا میری گواہی دیتا ہے اس نے اس گواہی کے پورا کرنیکے لئے صدہا نشان میرے لئے ظاہر کئے اور کر رہا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسکا فضل اس مسیح سے مجھ پر زیادہ ہے جو مجھ سے پہلے گذر چکا ہے میرے آئینہ میں اسکا چہرہ اس سے زیادہ وسیع طور پر منعکس ہوا ہے جو اسکے آئینہ میں ہوا تھا اگر میں صرف اپنے منہ سے کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر وہ میرے لئے گواہی دیتا ہے تو کوئی مجھے جھوٹا قرار نہیں دے سکتا میرے لئے اسکی ہزارہا گواہیاں ہیں جن کو میں شمار نہیں کر سکتا مگر منجملہ ان کے ایک یہ بھی گواہی ہے کہ یہ دلیر دروغ گو یعنی پگٹ جس نے خدا ہونیکا لنڈن میں دعوی کیا ہے وہ میری آنکھوں کے سامنے نیست و نابود ہو جائیگا دوسری یہ گواہی ہے کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہو گا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دُکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دیگا یہ دو نشان ہیں۔ جو یورپ اور امریکہ کے لئے خاص کئے گئے ہیں کاش وہ انپر غور کریں اور ان سے فائدہ اٹھاویں۔

یاد رہے کہ اب تک ڈوئی نے میری اس درخواست مباہلہ کا کچھ جواب نہیں دیا اور نہ اپنے اخبار میں کچھ اشارہ کیا ہے اسلئے میں آج کی تاریخ سے جو ۲۳۔ اگست ۱۹۰۳ء ہے اسکو پوری سات ماہ کی اور مہلت دیتا ہوں اگر وہ اس مہلت میں میرے مقابلہ پر آگیا اور جس طور سے مقابلہ کرنے کی میں نے تجویز کی ہے جسکو میں شایع کر چکا ہوں اس تجویز کو پورے طور پر منظور کرکے اپنے اخبار میں عام اشتہار دے دیا تو جلد تر دنیا دیکھ لے گی کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہو گا میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں اور وہ جیسا کہ

بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے جو میری نسبت گویا ایک بچہ ہے لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک اور احکم الحاکمین ہے وہ اسکا فیصلہ کریگا اور اگر مسٹر ڈوئی اس مقابلہ سے بھاگ گیا تو دیکھو میں آج تمام امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں کہ یہ طریق اسکا بھی شکست کی صورت سمجھی جائیگی اور نیز اس صورت میں پبلک کو یقین کرنا چاہیئے کہ یہ تمام دعوی اسکا الیاس بننے کا محض زبان کا مکر اور فریب تھا اور اگرچہ وہ اس طرح سے موت سے بھاگنا چاہیگا لیکن درحقیقت ایسے بھاری مقابلہ سے گریز کرنا بھی ایک موت ہی ہے پس یقین سمجھو کہ اس کے صیہون پر جلد تر ایک آفت آنیوالی ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سے ضرور ایک صورت اسکو پکڑلے گی اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہیگا یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کردے کیونکہ اس زمانہ میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش میں گرفتار ہوکر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں سو اے ہمارے پیارے خدا انکو اس مخلوق پرستی کے اثر سے رہائی بخش اور اپنے وعدوں کو پورا کر جو کہ اس زمانہ کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں ان کانٹوں میں سے زخمی لوگوں کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے انکو سیراب کر کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے کسی انسان کے خون میں نجات نہیں اے رحیم کریم خدا انکی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گذر گیا ہے اب ان پر تو رحم کر اور ان کی آنکھیں کھولدے اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خون مسیح کے خیالات سے انکو بچالے اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا سن اور آسمان سے انکے دلوں پر ایک نور نازل کرتا وہ تجھے دیکھ لیں کون خیال کرسکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھیں گے کس کے ضمیر میں ہے کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑ دینگے اور تیری آواز سنیں گے پر اے خدا تو سب کچھ کرسکتا ہے تو نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں بلکہ ان پر رحم کر اور انکے دلوں کو سچائی کے قبول کرنیکے لئے کھولدے ہر ایک

قفل کی تیرے ہاتھ میں کنجی ہے جبکہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے تو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نامرادی سے مروں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ اپنی وحی سے مجھے تو نے وعدے دیئے ہیں ان وعدوں کو تو ضرور پورا کرے گا کیونکہ تو ہمارا صادق خدا ہے اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پائیں سو میرا بہشت مجھے عطا کر اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ وہ خدا جسکی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے اس سے وہ بیخبر ہیں لے قادر کریم میری سن لے کہ تمام طاقتیں تجھکو ہیں آمین ثم آمین۔

چنانچہ اس اشتہار کے شایع ہونے پر جسمیں صاف لکھا تھا کہ صیہون پر ایک آفت آنیوالی ہے اور اگر یہ اشارۃً یا کنایۃً بھی مقابلہ پر آئیگا تو ہلاک ہوگا اس نے ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء کے پرچہ لیوز آف ہیلنگ میں شایع کیا کہ "لوگ مجھے بعض اوقات کہتے ہیں کہ کیوں تم فلاں فلاں بات کا جواب نہیں دیتے جواب! کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان کیڑوں مکوڑوں کا جواب دونگا اگر میں اپنے پاؤں ان پر رکھدوں تو ایکدم میں ان کو کچل سکتا ہوں مگر میں انکو موقع دیتا ہوں کہ میرے سامنے سے دور چلے جائیں اور کچھ دن اور زندہ رہیں" پھر ۱۲ دسمبر کے پرچہ میں لکھا کہ "اگر میں خدا کی زمین پر خدا کا پیغمبر نہیں۔ تو پھر کوئی بھی نہیں" اور اسلام کی تباہی کی پھر دوبارہ پیشگوئی کی چنانچہ لکھا کہ "میرا یہ کام ہے کہ لوگوں کو مشرق اور مغرب سے اور شمال اور جنوب سے نکال کر جمع کروں اور انکو اس صیہون اور دوسرے ایسے صیہون کے شہروں میں آباد کروں یہانتک کہ وہ وقت آجاوے کہ جب تمام مسلمان صفحۂ دنیا سے نابود کر دیئے جاویں اے خدا تو ہمیں وہ وقت دکھا" پھر اس نے ایک خواب شایع کی کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ تو اپنے دشمنوں پر غالب آئیگا۔ اب دیکھنا چاہئے کہ گو ڈوئی نے ظاہرہ طور سے مباہلہ کی دعوت کو قبول نہیں کیا اور نہ کوئی ایسا اعلان دیا جسمیں اس نے صاف طور سے لکھا ہو کہ مجھکو فلاں شخص نے مباہلہ کی دعوت دی ہے اور میں اسکو قبول کرتا ہوں مگر اس کے طرز طریق اور عمل سے یہ بات صاف طور سے ظاہر ہوئی ہے کہ اس نے مباہلہ کیا کیونکہ اس نے

ملہ وہ تمام عبارتیں جو کہ کوٹیشن میں لکھی گئی ہیں ہمارے قابل فخر پرچہ ریویو آف ریلیجنز سے نقل کی گئی ہیں اور نقشہ مرقومہ بالا بھی وہیں سے لیا گیا ہی۔ ایڈیٹر

اس مباہلہ کی دعوت کے اشتہار کے بعد بھی اسلام کے برخلاف کہنا نہیں چھوڑا اور برابر کہتا رہا کہ میں جیتونگا اور اسلام تباہ ہوگا اور یہ کہ اگر میں پاؤں بھی رکھوں تو حضرت مسیح موعود نعوذ باللہ ایک کیڑے کی طرح کچلے جائیں پھر اسی پر بس نہیں کی اور ایک خواب شایع کی کہ فرشتہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ میرے دشمن تباہ ہونگے اور اسی طرح ظاہر کیا کہ گو مرزا صاحب میری برخلاف لکھتے ہیں اور میرے ہلاک ہونکی پیشگوئی کرتے ہیں مگر وہ خود ہلاک ہونگے اور میں فتح پاؤنگا اور یہی مباہلہ ہوتا ہے مرزا صاحب کو یہ دعوی کہ میں سچا اور تو جھوٹا اسلئے تیرے صیہون پر اور تجھ پر ایک سخت آفت آویگی اور تو انسانی ہاتھ سے نہیں بلکہ آسمانی ہاتھ سے اور خدائی عذاب سے مریگا آپ کے برخلاف اس دعوی کے شایع ہوچکنے کے بعد وہ دعوی کرتا ہے کہ نہیں ایسا نہیں ہوگا میں فتح پاؤنگا اور میرے دشمن ہلاک ہونگے اور صیہون بجاے تباہ ہونیکے اور بڑھیگا اور ایسے کئی شہر دنیا میں قایم کئے جاینگے پس جب طرفین نے یہ بات شایع کردی تو مباہلہ ہوچکا اور پھر حضرت صاحب نے اپنے دوسرے اشتہار میں صاف طور سے لکھا ہے کہ اگر یہ شخص میرے مقابل نہ بھی آئے تب بھی ہلاک ہوگا پس اگر بفرض محال یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ مباہلہ نہیں ہوا تو بھی ڈوئی آپ کی دعا کا نشانہ بن کر مرا ہے اور یورپ و امریکہ پر اپنی موت سے ثابت کر گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے مقابل آنیوالے کبھی فلاح نہیں پاتے اور خدا تعالیٰ کے آگے ان کی عزت ایک گندی موری کے کیڑے کے برابر بھی نہیں ہوتی یاد رہے کہ حضرت صاحب نے اشتہار میں صاف طور سے یہ بات شایع کی تھی کہ یہ شخص مجھ سے گیارہ برس چھوٹا ہے اور باوجود چھوٹا ہونے کے ضرور ہے کہ وہ آپ کی زندگی ہی میں مرجاے اور یہ کہ وہ دُکھ سے مریگا اور اسکے صیہون پر آفت آئیگی پس اس پیشگوئی کے شایع ہونے کے بعد کونسی مصیبت تھی جو اسپر نہیں آئی اور وہ کونسا دکھ تھا جسمیں وہ مبتلا نہیں ہوا پہلی مصیبت جو اسپر پڑی وہ یہ تھی کہ وہ ولد الزنا ثابت ہوا جس کا اسنے اور اسکے باپ نے اقرار کیا اور اسنے یہ بھی کہا کہ اس میں میرا قصور نہیں بلکہ میری ماں کا قصور ہے اور اسکے ولد الزنا ثابت ہونے سے اس کے باپ کی وہ شکایت دور ہوگئی کہ یہ مجھ سے اچھا سلوک نہیں کرتا کیونکہ جب وہ اسکے نطفہ سے ہی نہیں تھا تو نیک سلوک کیوں کرتا وہ ایک فوجی افسر کے نطفہ سے تھا مگر اس بات کے عام طور سے ظاہر ہونے پر اسکو کچھ بہت صدمہ نہیں ہوا کیونکہ عیسائیوں میں یہ بہت بڑا عیب نہیں بلکہ شاید خوشی ہوئی ہو کیونکہ اسطرح

کونٹ ٹالسٹائے کے خیال کے مطابق تو اسکی مشابہت مسیح سے پائی گئی (کونٹ ٹالسٹائے ایک روس کا امیر ہے جسکا دعویٰ ہے کہ مسیح نعوذ باللہ والد الزنا تھے اور اسمیں ان کا کوئی کوئی قصور نہ تھا بلکہ مریم کا قصور تھا) اور پھر اسکے بعد اسپر ایک اور مصیبت وارد ہوئی کہ جس نے نہ صرف اسکی صحت کو تباہ کیا بلکہ اس کے عقیدہ باطل پر بھی پانی پھیر دیا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ بیماری گناہ کا نتیجہ ہے اور فخر کرتا تھا کہ میں تندرست ہوں اس لئے بیگناہ ہوں بلکہ کہتا تھا کہ میں آگے کی نسبت جوان ہو رہا ہوں اور میری عمر کے ساتھ میری طاقت بھی بڑھ رہی ہے حالانکہ دوسرے لوگوں کی طاقت اس عمر میں کم ہوتی ہے۔ اور وہ مصیبت فالج کی بیماری تھی جو کہ خفیہ راہوں سے اسپر آپڑی اور وہ یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ایک فالج میں مبتلا ہوا اور پھر ۱۹۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو تو ایسا دورہ ہوا کہ پھر اسکو صحت کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا اور آخر مجبور ہو کر اسکو صیحون چھوڑنا پڑا اور صحت کے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے وہ ایک جزیرہ کی طرف روانہ ہوا اب اسکی مصیبتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور یکے بعد دیگرے اسقدر مصیبتیں اسپر پڑیں کہ ان پر غور کیجیے ایک ذرا سی عقل رکھنے والا انسان بھی کانپ جاتا ہے اور خدا کے عذاب کے خوف سے اسکے جسم پر لرزہ شروع ہو جاتا ہے کیونکہ جب اسپر بیماری کا اسقدر سخت حملہ ہوا تو اسکے مریدوں کے دلوں میں شک پیدا ہوا کہ یہ تو کہتا تھا کہ میں دوسروں کی بیماریاں دور کرتا ہوں اور اب یہ خود بیمار ہے اور کچھ نہیں کر سکتا پس اسکا جانشین والیوا جسکو اس نے خدا کی انسان سمجھا تھا اور صیحون میں اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا اسنے اسکے برخلاف کارروائی شروع کی اور لوگوں کو اکسایا۔ کہ یہ شخص خدا کی طرف سے تو تھا لیکن اب اس میں شیطان حلول کر گیا ہے چنانچہ لوگوں نے اسکو عہدہ نبوت سے معزول کر کے والیوا کو اسکا جانشین بنایا اسوقت اسکی بیوی اور بیٹا بھی شہر کے لوگوں کیساتھ مل گئے کیونکہ اسکی بیوی نے کہا کہ میں ہمیشہ ڈوئی کی طرفدار رہی ہوں اور کبھی میری وفاداری میں فرق نہیں آیا یہانتک کہ اسکی غربت کے دنوں میں بھی میں نے اسکا ساتھ دیا ہے مگر اس نے ایک مالدار بیوہ سے شادی کرنیکے لئے نیا مسئلہ نکالا ہے کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنی جائز ہیں اور یہ ایک ایسی بات ہے جسکو میں برداشت نہیں کر سکتی چنانچہ اس نے شہر کے لوگوں کو وہ خطوط بھی دکھائے جو کہ ڈوئی کو اس عورت کی طرف سے آئے تھے جس سے وہ شادی کرنا چاہتا تھا اسپر لوگوں کا جوش اور بھی بھڑک اٹھا اور انہوں نے اسکے رہنے کے کمروں کی بھی تلاشی لی جس سے اور بھی راز کھلے یعنی اسکے

کمرہ میں سے چند شراب کی بوتلیں نکلیں اور وائن گلاس نکلے جس سے معلوم ہوا کہ وہ شراب بھی پیتا تھا حالانکہ وہ اپنے مریدوں کے سامنے شراب پینے کی سخت مخالفت کرتا تھا اور اسکو ایک بے شرمی قرار دیتا تھا پس اب نوشہر کے لوگوں کا جوش حد سے زیادہ بڑھ گیا اور انہوں نے فوراً اسکو تار دی کہ تم خائن دغاباز اور غاصب ہو اسلئے تمکو موقوف کیا جاتا ہے چنانچہ ایک اشتہار جو اس نے اس معاملہ کی نسبت شایع کیا اُس سے سب باتیں صاف طور سے ظاہر ہوتی ہیں یہ اشتہار اخبار "بدر" مورخہ ۱۰۔ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء میں شایع ہو چکا ہے اور ہم اسوقت مضمون کے سلسلہ کو مکمل کرنیکے لئے اسکو یہاں درج کرتے ہیں کہ "دالی وا ہیرا ایک مرید تھا پہلے آسٹریلیا کے ملک میں رہتا تھا اور اس جگہ میں نے اس کو اپنے سلسلہ کا افسر بنایا ہوا تھا اور ان دنوں میں میرا یقین تھا کہ وہ خدا کی طرف سے اس کام کیواسطے موزون اور مناسب آدمی ہے پھر جب فروری سنہ ۱۹۰۶ء میں مجھے اس بات کی ضرورت ہوئی کہ دماغی اور جسمانی محنت سے ایک لمبا عرصہ آرام کرنے کے واسطے کسی دوسرے ملک میں چلا جاؤں اسوقت میں نے دیکھا کہ دالی وا ہیرا قائم مقام ہونیکے واسطے خاص کر خدا کی طرف سے طیار کیا گیا ہے اسی یقین کے مطابق میں نے اسکو اپنا جانشین مقرر کیا اور خود اس طرف چلا گیا اور باضابطہ اسکو اپنی تمام جایداد کا اختیار دیا کہ وہ جس طرح سے چاہے اس جائداد کو استعمال کرے فروخت کرے یا نئی خرید کرے غرض ہر طرح سے اس پر پورا بھروسہ کیا گیا اور اسکو تمام اختیارات ظاہری و باطنی دیئے گئے اور تمام جماعت کا اس کو سردار مقرر کیا گیا میں نے اسکو یہ بھی لکھا کہ خدا نے تجھے اس کام پر مقرر کیا ہے اور تمہارے اس تقرر میں میں صرف ایک واسطہ ہوں اور خدا کا ہتھیار ہوں ورنہ کرنیوالا سب کچھ خدا ہی ہے یہ ایک نہایت عظیم الشان عہدہ ہے جو کہ تمہارے سپرد کیا گیا ہے اور اگر تم اس کو عمدگی سے پورا کرو گے تو پھر تم کو میں اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر کرونگا اور تم اس سلسلہ میں مسیح کے دوسرے رسول مقرر کئے جاؤ گے۔ الغرض بڑا اعتبار اس شخص پر کیا گیا اور تمام مال متاع اور جائداد کا اس کو مالک بنا دیا گیا لیکن اس نے نہایت دغا بازی اور محسن کشی سے کام لیا اور شہر میں داخل ہوتے ہی اس نے ..... میرے برخلاف منصوبے گانٹھنے شروع کر دیئے اور پہلے ایک دو ماہ تک مجھے کوئی خط نہیں لکھا اور معلوم نہیں کہ اندر ہی اندر کیا منصوبے میرے برخلاف بناتا رہا۔ اور

دوسرے آدمیوں کو میرے برخلاف کرتا رہا کچھ عرصہ کے بعد مجھے خط لکھا کہ چونکہ کام میں بہت مصروف رہتا ہوں اور میرے نزدیک یہ نیکی ہے کہ کام بہت کیا جاوے اور کام کا ذکر تھوڑا کیا جاوے اسواسطے میں نے آپ کو خط نہیں لکھا اور میں نے دیکھا ہے کہ صیحوں میں بہت سے امور قابل اصلاح ہیں اور میں نے اُن اصلاحوں کو شروع کر دیا ہے لیکن اخلاقی حالت میں اچھے نہیں ہیں اور جس شخص کو تم بُرا اور مخالف خیال کرکے نکالنا چاہتے ہو اور مجھے تاکید کرتے ہو کہ اُسے خارج کرنا چاہیئے میرے خیال میں وہ آدمی اچھا ہے اور آپ کو صرف غلط فہمی ہوئی ہے وہ آدمی خراب نہیں ہے غرض اس قسم کی تشفی کا خط اس نے مجھے تحریر کیا لیکن جب مجھے خبر لگی کہ وہ میرے برخلاف کارروائیاں کرتا ہے اور میرا کوئی کہنا نہیں مانتا تو میں نے اسکو لکھا کہ بغیر میری تحریری اجازت کے تم آئندہ کوئی کام نہ کرو جسے میں موقوف کرنیکے واسطے کہتا ہوں موقوف کردو جسے رکھنے کے واسطے کہتا ہوں رکھو اس کے جواب میں چند روز کے بعد مجھے تار آیا جو والی وا۔ اور چند دیگر مریدین کی طرف سے تھا اور اس تار میں یہ لکھا تھا کہ تمام جماعت بالاتفاق تمہاری فضول خرچی۔ ریاکاری۔ غلط بیانیاں۔ مبالغہ آمیز کلام لوگوں کے مال کے ناجایز استعمال ظلم اور غضب پر سخت اعتراض کرتی ہے اسواسطے تمہیں تمہارے عہدے رسوخ اور افسری سلسلہ سے معطل کیا جاتا ہے مفصل خط ڈاک میں روانہ ہوتا ہے ان باتوں کا قابل تشفی جواب و بہتر ہے کہ خاموش ہو کر گوشہ نشینی اختیار کرو اگر مخالفت کرو گے تو قانونی چارہ جوئی کی جاویگی۔

اس تار کے ملنے پر مجھے پورے طور سے معلوم ہو گیا کہ کتنی بڑی بھاری بغاوت اور خیانت کا منصوبہ میری مخالفت میں کیا گیا ہے اسواسطے میں فوراً اس ملک سے چل پڑا تاکہ خود جا کر ہر ایک بات کا فیصلہ کروں اور اپنے بنائے ہوئے شہر کو اور اپنے مریدوں کو اس غاصب کے ہاتھ سے چھوڑاؤں لیکن جب میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ والی والے قریباً تمام شہر کو میرے مخالف کر رکھا ہے تھوڑے تھے جو مجھ پر ایمان رکھتے تھے بہت ہی تھوڑے آدمی مجھے لینے کے واسطے اسٹیشن پر آئے شہر میں داخل ہو کر معلوم ہوا کہ میری تمام جائداد اور مکانات اور ہر ایک چیز جو میری تھی اسپر مخالفانہ قبضہ ہے یہانتک کہ میرا بستر جس پر میں رات کو آرام کرتا تھا وہ بھی چھین لیا گیا ہے مخالفت نہایت ہی سخت تھی اسواسطے مجھے ناچار عدالت کی طرف جھکنا پڑا[م] ڈوئی آج کل اسی شہر میں ہے مگر بہت بیمار ہے اور گھر سے باہر نہیں نکل سکتا اسپر ایک سخت تباہی واقعہ ہوئی ہے پہلے بیشک وہ اچھا تھا

م ۱ اس جگہ والی والا کا ایک خط درج کیا جاتا جو کہ مفتی صاحب ایڈیٹر بدر کے نام آیا اور اخبار بدر میں چھپ چکا ہے یہ شخص ڈوئی کا نائب تھا جیسا کہ ڈوئی کے لئے استعمال سے ظاہر ہوتا ہو ملاحظہ ہو

اور اس نے دنیا کو ایک اعلیٰ تعلیم دی تھی اور خدا سے الہام پاکر اُس نے یہ سلسلہ قایم کیا تھا لیکن وہ جو انسان کے روح کا دشمن ہے (شیطان) اس نے ڈوئی کو بھی گمراہ کر دیا اسواسطے ڈوئی خود بھی اس تعلیم پر نہ رہا جو کہ وہ لوگوں کو دیتا تھا پس وہ سلسلہ سے خارج کیا گیا" . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . . . وہ مقدمہ جسکا اشتہار میں ذکر کیا گیا ہے ہوا اور جج نے فیصلہ کیا کہ اصل حقدار صیحون کے لوگ ہیں اور ڈوئی کا دعویٰ جھوٹا ہے چنانچہ اسکے لئے ایک قلیل مشاہرہ مقرر کر دیا گیا اور اس صدمہ سے آخر وہ پاگل ہو گیا چنانچہ ڈیلی ٹیلیگرام میں شایع ہو چکا ہے کہ "ڈوئی کے مرید جو ابھی تک اس کے ساتھ ہیں ایک جگہ اسکا وعظ سننے کے واسطے جمع ہوئے اور ان کی تعداد صرف دو سو کی تھی اس میں ڈوئی نے جو تقریر کی تو صاف معلوم ہوا کہ وہ دیوانہ ہے یہانتک کہ اپنا نام بھی بھول گیا ہی کہتا ہے کہ میں جبری ہوں اور رات بھر مخالفوں سے لڑائی کرتا رہا ہوں اور جنگ میں میرا جرنیل مارا گیا ہے اور میرے ہاتھ زخمی ہو گئے ہیں چنانچہ ہاتھوں پر پٹیاں باندھی ہوئی تھیں) ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اب جلد مر جاوے گا" اور آخر ان سب تباہیوں کے بعد ڈوئی ۸۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو امریکہ میں بڑے دکھ کے ساتھ مر گیا مرنے سے چند دن پہلے اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ پچکاری سے پاخانہ نکالتے تھے اور وہ ڈوئی جسکے مریدوں کی تعداد لاکھ سے زیادہ تھی مرتے وقت صرف چار آدمی اسکے پاس ایسے تھے جو کہ اس کی مدد کرتے تھے اور وہ جو کہ کروڑوں کا مالک تھا جب مرا تو بمبئی کا اخبار لکھتا ہے کہ صرف دس ڈالر اسنے اپنی بیوی کے لئے ترکہ میں چھوڑے پس کیا عبرت کا مقام ہے اگر اسکے لئے جو سوچ اور غور کرے مباہلہ ہم ثابت کر چکے ہیں اسکا نتیجہ لکھ چکے ہیں پس اور کونسی بات رہگئی ہے جسکے ہمارے مخالف منتظر ہیں کیا کوئی باجیا آنکھ نہیں جو ان حالات کو پڑھکر اپنی درستی کرے کیا کوئی ایسا شریف دل نہیں جو ان حالات پر غور کر کے نصیحت پکڑے کیا سچ کی غیرت اور حق کی محبت دنیا سے اٹھ گئی ہے کہ اب بھی لوگ انکار ہی کرتے چلے جاتے ہیں اے مسلمانو! ہندؤ! اور عیسائیو! انکھیں کھولو کہ خدا کی رحمت اور قہر کے دن ہیں رحمت انکے لئے جو اسکے مامور کو قبول کریں اور قہر ان کے لئے جو اسکا انکار کرتے ہیں پس مبارک ہیں وہ جو وقت کی قدر کرتے اور زمانہ کو پہچانتے

ہیں کیونکہ ضرور ہے کہ خدا انکو تمام دنیا پر فضیلت دے اور ان مقاموں پر پہنچائے جو اسکے پیاروں
اور عزیزوں کے لئے مخصوص ہیں۔ کاش کوئی سعید دل اسپر غور کرے کہ عذاب کی کئی قسمیں ہیں
یعنے عزت کی بربادی۔ صحت کی تباہی اور عقل کی تباہی اور رشتہ داروں کی تباہی اور ایمان کی تباہی
اور ڈوئی خدا کے مامور کے مقابلہ میں آکر ان سب عذابوں کا نشانہ بن چکا ہے کیونکہ وہ والد الزناہ
ثابت کیا گیا اور ایک عورت سے اسکا ناجائز تعلق معلوم کیا گیا پس اس طرح اسکی عزت برباد
ہوگئی پھر وہ صیحون سے نکالا گیا اور اسکا مال چھین لیا گیا یہ اسپر مالی عذاب آیا اُسپر فالج پڑا اور
صحت برباد ہوگئی بیوی بچوں نے چھوڑ دیا عزیزوں کی تباہی ہوئی اپنے عقیدہ کے برخلاف
شراب کا عادی ثابت کیا گیا ایمان کا ستیاناس ہوا مرنے سے پہلے دیوانہ ہوا عقل پر آفت پڑی
حضرت مرزا صاحب کے سامنے مرگیا سو آخری عذاب موت کا بھی چکھ گیا کیونکہ یہ حسرت اسکے دل
میں ہی رہی کہ کب اسلام تباہ ہو اور وہ خوشی کی عید منائے اور اب بھی اگر کوئی نکتہ چین آنکھ اور
معرفت سے بے بہرہ دل اس پیشگوئی میں نقص نکالنے کی بیفائدہ کوشش کرے اور حق کو نہ دیکھے
تو ہم اسکے سوا کیا کہہ سکتے ہیں کہ ربنا افتح بیننا وبین قوم الظالمین اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر
بعض کورچشموں کا اعتراض ہے اور وہ کہتے ہیں کہ کوئی ایسی پیشگوئی شایع نہیں کی گئی اور گویا ڈوئی
کی نسبت جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ جھوٹ اور افترا ہے پس اسلئے ہم ذیل میں دو اخباروں کا اقتباس
شایع کرتے ہیں جو کہ ریویو آف ریلیجنز مورخہ ۲۰ اپریل میں شایع ہو چکا ہے اخبار گلاسگو ہیرلڈ مورخہ
۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء لکھتا ہے (از نامہ نگار لنڈن) پچھلے چند ہفتوں میں ایک اشتہار بعنوان ”پگٹ و
ڈوئی کے متعلق مسیح موعود کی پیشگوئیاں“ ممالک یورپ و امریکہ میں مشتہر کرنے کی غرض سے قادیان
ملک پنجاب سے شایع ہوا ہے یہ ایک عجیب قابل ذکر تحریر جو چھ صفحہ حجم کا پرچہ ہے زبان انگریزی میں
بمقام لاہور میں چھپی ہے لیکن مسیح موعود ایشیا کا رہنے والا ہے کیونکہ اس پرچہ میں مترجم کا نوٹ
درج ہے اور پیشگوئی کے نیچے مرزا غلام احمد صاحب کے دستخط ثبت ہیں۔
”عیسائی مذہب کی غلطی: یہ امر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ اس اشتہار کے مضمون کو خلاصۃً بغیر

کسی قسم کی رائے زنی کے لکھا جاوے تو دعویٰ پیش کردہ میں کسی قسم کے شک کی گنجایش نہیں مرزا
غلام احمد صاحب بڑی صفائی اور تفصیل سے ظاہر کرتے ہیں کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس نے آخری
زمانہ میں آنا تھا لیکن مسیح کے متعلق تمام پرانے خیال کے عیسائیوں سے انکا خیال مختلف ہے وہ کہتے
ہیں کہ یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ انسان خدا بن جائے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شدید
اور گہرا تعلق پیدا کرے اور اس طرح سے خدائے تعالیٰ کا مظہر ہو جاوے بعض اوقات ایسے انسان سے
صفات الٰہی ظاہر ہو جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صورت کا عکس اسکے آئینہ دل پر پڑتا ہے اور ساتھ
ہی اس سے انسانی صفات بھی ظہور میں آتی ہیں کیونکہ فطرتاً وہ ایک بشر ہوتا ہے یہی باعث ہے۔ کہ
جن لوگوں کو روحانیت میں کم دخل ہے وہ ایسے انسان کے بارہ میں دھوکہ کھا جاتے ہیں کیونکہ ان
کی ایک جانب نظر ہوتی ہے اور دوسری طرف سے بالکل اندھے ہوتے ہیں ایک انسان میں صفات
الٰہی کا انعکاس پاکر اس ظل کو اصل خیال کرنے لگ جاتے ہیں اور ایسے شخص کو واقعی خدا تعالیٰ سمجھتے
ہیں لیکن عیسائیوں کا وہ فرقہ جنہوں نے حضرت مسیح کو خدا بنایا ہے جس غلطی میں وہ پڑے ہوئے ہیں
اور جو دھوکہ ان کو لگا ہے وہ دیگر تمام مشرک قوموں کی غلطی اور دھوکہ سے بدرجہا بڑھکر ہے مرزا
غلام احمد صاحب کے نزدیک جو بات عیسائی مذہب کے متعلق بہت مایوسی پیدا کرنے والی ہے وہ یہ ہے
کہ جب عیسیٰ کی خدائی کا جھوٹا عقیدہ موجودہ ترقی یافتہ زمانہ کی طبایع کے نزدیک قبول کرنیکے قابل نہ
رہا تو ایک جھوٹے خیال کو قایم رکھنے کے لئے نئے نئے بیہودہ طریق پیش کئے جاتے ہیں اور ایک جھوٹے
عقیدہ کو بحال رکھنے کے لئے نئے جھوٹے دعوے تراشے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر ڈوئی اور مسٹر پگٹ:۔ مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک سخت قابل نفرت اور نہایت
بیہودہ دعاوی وہ ہیں جو ڈاکٹر ڈوئی اور مسٹر پگٹ نے کئے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ یورپ میں مسٹر پگٹ
مسیحیت و خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے آپ کو زمین و آسمان کا مالک قرار دیتا ہے اور مغربی
کرہ میں چکاگو کا ڈاکٹر ڈوئی کھڑا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ میں الیاس ہوں جس نے یسوع مسیح سے
پہلے آنا تھا اور ۲۵ سال آیندہ کے اندر یسوع مسیح کی آمد کی پیشگوئی کرتا ہے اس کام کے اختیار
کرنے میں ان دو جھوٹے دعوے کرنیوالوں نے جو دلیری کی ہے اس میں ایک خفیف سا فرق
ہے سکاٹ لینڈ کا مفتری یعنی ڈوئی کمزور دل معلوم ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ اسکا یہ دعوےٰ ہے

کہ وہ بحیثیت ایک نوکر کے اپنے مالک (مسیح) کے واسطے راستہ تیار کرنے آیا ہے لیکن الیاس ہونے کا دعوے کرنے میں کچھی بزدلی دکھلاتا ہے مسٹر پگٹ ڈوئی سے زیادہ دلیر ہے یعنی جھوٹے دعوے کے کرنے میں اُسنے زیادہ دلیری اور جرأت دکھلائی ہے اور کہتا ہے کہ میں وہی مسیح ہوں جو پہلے آیا تھا نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھکر وہ خود خدا ہونیکا دعویدار ہے یہ تمام اسکی لغویات اور کفر کی باتیں ہیں۔

صدہا نشانات آسمانی: ۔مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ اسلئے کہ زمین بدکاریوں اور جھوٹے عقیدوں اور جھوٹے دعووں سے آلودہ ہوگئی تھی سچا مسیح سرزمین پنجاب میں نازل کیا گیا ہے اگرچہ وہ خدائی کا دعوے نہیں کرتا لیکن اسکا مسیحیت کا دعویٰ بھی اپنی طرف سے نہیں ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ میری تائید میں جو سینکڑوں نشانات آسمانی ظاہر ہوئے ہیں انکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے میری صداقت کی شہادت دی ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے جو برکات و فضل مجھ پر نازل کئے ہیں وہ ان فضلوں سے بدرجہا بڑھکر ہیں جو اس مسیح پر نازل ہوئے تھے جو مجھ سے پہلے گذرچکا ہے میرے وجود کے آئینہ میں اللہ تعالیٰ کے چہرہ کا عکس اس پہلے یسوع کی نسبت بہت زیادہ پڑتا ہے اگر یہ تمام میری اپنی ہی لاف و گزاف ہے جس کی اور کوئی سند نہیں تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر اللہ تعالیٰ میری صداقت کی شہادت دیتا ہے تو کوئی نہیں جو مجھے جھٹلا سکے۔

دعوت مقابلہ: ۔خصوصاً ڈاکٹر ڈوئی اور مسٹر پگٹ کی قسمت کا فیصلہ مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان ہوگا مترجم کے نوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ستمبر سال گذشتہ میں بذریعہ ایک ماہواری رسالہ انہی ریویو آف ریلیجنز قادیان میں مسیح موعود کی جانب سے ڈاکٹر ڈوئی کو دعوت مقابلہ کی گئی تھی کیونکہ ڈاکٹر ڈوئی نے پیشگوئی کی تھی کہ تمام مسلمان ہلاک ہوجاویں گے اسلئے کہ وہ یسوع مسیح کو خدا اور ڈوئی کو الیاس نہیں مانتے اس تحریک سے جو دعوت مقابلہ کی گئی اس کے الفاظ یہ ہیں "اس امر کا فیصلہ کہ مسلمانوں کا خدا سچا خدا ہے یا ڈوئی کا خدا سچا ہے ان لاکھوں جانوں کو ضایع کرنیکے بغیر بھی ہو سکتا ہے جن کے ضایع ہونے کی ڈوئی پیش گوئی کرتا ہے وہ طریق فیصلہ یہ ہے کہ عام مسلمانوں کو تباہی کی دھمکی دینے کی بجائے اسکو چاہیے کہ وہ صرف مجھے حریف مقابل منتخب کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ جو ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے ہلاک ہوجاوے اس

تجویز کے قرار دینے میں بنیہ خود بخود ابتداً انہیں کی بلکہ ڈوئی کی جرأت کے سبب سے اللہ تعالیٰ کی غیرت نے چاہا ہے کہ ایسا ہی ہو"

"ایک پیشگوئی:- اس دعوت مقابلہ کا بظاہر کوئی نوٹس نہیں لیا گیا لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دعوت مقابلہ خالی از نتیجہ بھی نہیں کیونکہ ڈاکٹر ڈوئی نے اپنے فرقہ کے پرچہ نامی "لیوز آف ہیلنگ" کی گذشتہ اشاعت میں عیسائیوں کو تثلیث کے عقیدہ کا الزام دیا ہے اور یہودیوں اور مسلمانوں کے ساتھ جو توحید الٰہی پر ایمان رکھتے ہیں ہمدردی ظاہر کی ہے مرزا غلام احمد صاحب اپنی پیشگوئی مؤرخہ ۲۳- اگست گذشتہ میں ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اپنی دعوت مقابلہ کے جواب کا سات ماہ آئندہ تک انتظار کریں گے۔ اگر اس عرصہ میں ڈاکٹر ڈوئی نے اس مقابلہ کو منظور کر لیا اور اسکی شرایط کو پورا کیا تو تمام دنیا اس مقابلہ کا انجام دیکھے گی میری عمر ستر سال کے قریب ہے حالانکہ ڈاکٹر ڈوئی صرف ۵۵ سال کی عمر کا ہے لیکن چونکہ اس امر کا انفصال عمر پر نہیں ہے اسواسطے میں ان عمر کے سالوں کی تفاوت کی کچھ پرواہ نہیں کرتا مرزا غلام احمد صاحب کہتے ہیں کہ اگر اب بھی ڈوئی مقابلہ سے انکار کرے گا تو امریکہ کے پیغمبر کے دعاوی جھوٹ اور افترا ثابت ہو جاویں گے مسٹر پگٹ کے بارے میں مسیح موعودؑ کی پیشگوئی ہے کہ وہ خدائی کا متکبر مدعی میری حیات میں تباہ ہو جاوے گا۔

"ایک دلیری کا دعویٰ:- شاید اس امر کا لکھنا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ مترجم اپنے نوٹ کی آخری فقرہ میں ماہ گذشتہ کے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایک آرٹیکل کی طرف توجہ دلاتا ہے جس میں درج ہے کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا بلکہ وہاں سے اپنی جان بچا کر بھاگ آیا تھا اور بعد ازاں بمقام سری نگر ملک کشمیر وفات پائی جہاں محلہ خانیار میں اب تک اسکی قبر موجود ہے"۔

اخبار نیویارک کمرشل ایڈورٹائزر لکھتا ہے "دور دراز ملک ہند سے ایک چھپا ہوا اشتہار مرزا غلام احمدؐ کی طرف سے آیا ہے جو پنجاب قادیان سے لکھتے ہیں انہوں نے الیاس ثالث کو مقابلہ میں بلایا ہے کہ وہ اپنے دعوے کو ثابت کر کے دکھاوے گر ابھی تک صیہون شہر کے مسیح نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اپنے دعویٰ الوہیت کے ثبوت میں ہندوستانی مسیح کہتا ہے کہ جب خدا نے دیکھا کہ زمین پر بدی اور ناپاکی پھیل گئی ہے تو اس نے مجھے پنجاب کی زمین میں مبعوث کیا کیونکہ

اس کے کام عجیب ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ "میں وہ سچا مسیح ہوں جو آخری زمانہ میں ظاہر ہونیوالا تھا۔ یہ خدا نے مجھے کہا ہے اور میں صرف اپنے منہ سے نہیں کہتا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ وہ خدا جس نے زمین و آسمان بنایا ہے میری گواہی دیتا ہے خدا تعالیٰ کی یہ شہادت سینکڑوں آسمانی نشانوں کے ذریعے ظاہر ہوئی ہے جو اس نے میری تائید میں دکھائے ہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسکا فضل اس مسیح سے مجھپر زیادہ ہے جو مجھ سے پہلے گذر چکا ہے میرے آئینہ میں اسکا چہرہ اس سے زیادہ وسیع طور پر منعکس ہوا ہے جو اسکے آئینہ میں ہوا تھا اگر یہ صرف منہ کی باتیں ہیں اور کوئی گواہی میرے پاس نہیں تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا تعالیٰ میرے لئے گواہی دیتا ہے تو کوئی مجھے جھوٹا قرار نہیں دے سکتا ہزاروں دفعہ اس نے میرے لئے گواہی دی ہے اتنی دفعہ کہ میں شمار بھی نہیں کر سکتا۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی گواہی ہے کہ یہ دلیر دروغ گو یعنی پگٹ جس نے خدا ہونے کا لنڈن میں دعویٰ کیا ہے وہ میری آنکھوں کے سامنے نیست و نابود ہو جائیگا دوسری یہ گواہی ہے کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیاے فانی کو چھوڑ دے گا۔ یہ دو نشان ہیں جو یورپ اور امریکہ کے لئے خاص کئے گئے ہیں کاش وہ ان پر غور کریں اور ان سے فایدہ اٹھاویں۔

یاد رہے کہ ابتک ڈوئی نے میری اس درخواست مباہلہ کا کچھ جواب نہ دیا اور نہ اپنے اخبار میں کچھ اشارہ کیا اسلئے میں آج کی تاریخ سے جو ۲۳۔ اگست ۱۹۰۳ء ہے اسکو پورے سات ماہ کی اور مہلت دیتا ہوں اگر وہ اس مہلت میں میرے مقابلہ پر آ گیا اور جس طور سے مقابلہ کرنیکے لئے تجویز کی ہے جسکو میں شایع کر چکا ہوں اس تجویز کو پورے طور پر منظور کر کے اخبار میں عام اشتہار دیدیا تو جلد تر دنیا دیکھ لے گی کہ مقابلہ کا انجام کیا ہوگا میں عمر میں ستر کے قریب ہوں اور وہ قریباً پچپن سال کی عمر کا ہے اور اسلئے میرے مقابلہ میں گویا ایک جوان آدمی ہے لیکن میں اپنی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک اور احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کریگا اور اگر مسٹر ڈوئی اس مقابلہ سے بھاگ گیا تو دیکھو آج میں تمام امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اسپر گواہ کرتا ہوں کہ یہ طریق اسکا بھی شکست کی صورت سمجھی جاوے گی اور نیز اس صورت میں پبلک کو یقین کرنا چاہیے کہ یہ تمام دعویٰ اسکا الیاس بننے

کا محض زبان کا مکر اور فریب تھا اور اگرچہ وہ اس طرح سے موت سے بھاگنا چاہیگا لیکن درحقیقت ایسے مقابلہ سے گریز کرنا بھی اس کے لئے موت ہی ہوگا اور یقین سمجھو کہ اسکے صیہون پر جلد تر ایک آفت آنیوالی ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سے ایک صورت ضرور اسکو پکڑ لے گی۔"

اس بات کو مدنظر رکھکر کہ احمد نے ڈوئی کو سخت مشکلات میں پھنسا دیا ہے یہ قرین قیاس ہے کہ موخر الذکر ان مشکلات میں پھنسا رہیگا بہ نسبت اس کے کہ کھلے میدان میں مقابلہ پر آئے اور دنیا کو سخت دکھ اور حسرتوں کے ساتھ چھوڑے۔"

یہ نشان جو میں نے لکھا ہے یہ زمینی تھا لیکن ایک اور نشان ہے جو کہ آسمان سے ظاہر ہوا تا کہ حضرت مسیح موعود کی صداقت تمام دنیا پر ظاہر ہو اور وہ جو جھوٹ اور فریب میں کوئی برائی نہیں دیکھتے اپنے منہ چھپالیں اور شرمندگی سے انکے چہروں پر عرق آجاوے مگر ایسی روحیں بھی کم ہی دیکھی جاتی ہیں اور عام طور سے لوگ خدائی شہادت اور قہری تجلی کو دیکھکر بھی آنکھیں بند ہی رکھتے ہیں اور حیرت سے پوچھتے ہیں کہ خدا کے ظہور کی روشنی کسکو کہتے ہیں اور وہ کب پیدا ہوئی ہم تو وہی اندھیرا ہی دیکھتے ہیں اور کوئی چمک ہماری آنکھوں کو نہیں چندھیاتی مگر افسوس وہ نہیں جانتے کہ اندھے ہمیشہ سورج کا انکار کرتے اور روشنی پر قہقہہ لگاتے ہیں اور وہ جو بہرہ ہیں آواز کی ماہیت کو نہیں سمجھ سکتے اور وہ جن کی قوت شامہ نہیں انکے لئے بدبو اور خوشبو ایک ہی چیز ہیں پس یہ کیونکر ہو کہ وہ دلوں کے اندھے اور بہرے خدا کے ظہور کی چمک کو دیکھیں اور اسکی شیریں آواز کو سنیں ہاں یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ شخص جس کے دل.. کا ناک بند ہو گلشن احمد کی تیز خوشبو سے محظوظ ہو سکے کاش اگر وہ دلوں کے اندھے اور بہرہ تھے اور اس بات کو نہیں سمجھ سکتے تھے جو کہ خدا تعالیٰ نے انکی بہتری کے لئے پیدا کی تھی اور ان کا ادراک اس شخص کو قبول کرنے سے قاصر تھا جسکو اس نے مبعوث فرمایا تھا تو وہ اسی کی طرف جھکتے اور آہ وزاری سے زمین کو سر پر اٹھا لیتے اور چلاتے کہ اے خداوند اے باپ جو آسمان پر ہے اپنے غریب اور بیکس بندوں پر رحم فرما اور سچائی کو ہمارے لئے کھولدے اے خداوند! اے رحمان اگر یہ بندہ تیری طرف سے ہے اور تو نے اسکو ہماری بہتری کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور وہ جو کچھ یہ کہتا ہے جھوٹ نہیں تو ہماری آنکھیں کھول اور ہماری عقل پر سے پردہ اٹھا دے تا کہ ہم تیرے نبی کو محبت اور پیار کی نظر سے دیکھیں اور تیرا کلام ایک مطمئن

دل کیساتھ نہیں اور اگر یہ جھوٹا ہے تو اسکو ہدایت کر یا ہلاک کر تا کہ جھوٹوں کے لئے عبرت ہو مگر افسوس کہ وقت گذر گیا اور ان لوگوں نے اپنے اندر کچھ بھی تبدیلی پیدا نہیں کی بلکہ شرارت میں روز بروز بڑھنے لگے اور وہ جو کہنا مناسب نہ تھا کہا اور جسکا کرنا ناجائز تھا کیا اور انہوں نے سمجھ لیا کہ گویا کوئی خدا نہیں جو انکی طرف دیکھتا اور ان کی باتوں کو سنتا ہے بلکہ خیال کیا کہ جو کچھ ہیں وہی ہیں اور تمام خدا کے کام انہیں کو سپرد ہیں اور وہ جو کچھ چاہیں کر سکتے ہیں مگر یہ ان کی ایسی سخت غلطی ہے جو نہ معلوم ان کو کہاں تک ذلیل کر گئی خدا تعالیٰ نے یہودیوں پر کسقدر احسانات کئے اسکے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کا ذکر قرآن شریف میں بار بار آتا ہے مگر جب وہ اس سے پھر گئے اور اپنے آپ کو عذاب یا دکھ سے بے پرواہ سمجھنے لگے تو دیکھو کسقدر سخت عذاب انپر آیا اور کیسا دکھ تھا جسمیں وہ مبتلا کئے گئے ان کی سلطنت تباہ کی گئی ان کا مال لوٹا گیا اور وہ خود غلام بنائے گئے اور یہ سب کچھ بخت نصر کے وقت میں ہوا تا کہ ان کو ہوش آئے اور وہ اپنے کردار سے باز آئیں توبہ کریں اور اس خدا کے آگے پھر سر جھکائیں جس نے ان کو اتنی عزت بخشی تھی اور جسکی نافرمانی کرنے کی وجہ سے یہ ذلیل کئے گئے تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ یہودی جو ہزاروں بدیوں اور لاکھوں گناہوں میں مبتلا ہو رہے تھے پھر پہلے کی طرح پاک اور صاف ہو گئے اور کل ناپاکیوں کو چھوڑ بیٹھے اور انہوں نے اس عذاب کی آگ کو اپنے آنسوؤں کیساتھ بجھا دیا اور پچھلی خطاؤں کی معافی چاہی چنانچہ وہ پھر معزز ہوئے اور خدا کا فضل پھر انکے شامل حال ہونے لگا مگر یہ انعام جو انپر ہوا اس نے پھر انکو غافل کر دیا اور وہ کچھ مدت کے بعد پھر خدا سے غافل ہو گئے اور وہ افعال جو نہ کرنیکے تھے کرنے لگ گئے اور اب کی دفعہ مسیح ان کی طرف بھیجا گیا تا کہ وہ پھر ہوش میں آئیں لیکن بجائے سیدھے ہونیکے وہ اور بھی بگڑ گئے اور انہوں نے بغیر کسی گناہ کے مسیح کو صلیب پر چڑھا دیا اور وہ جو ان کو پاک کرنے آیا تھا اور نیکی کا رستہ بتانے آیا تھا اسکو انہوں نے اسقدر تکلیفیں پہنچائیں کہ اس نے مجبور ہو کر یہاں تک کہا کہ پرندوں کیلئے گھونسلے ہیں لیکن ابن آدم کے لئے اتنی جگہ بھی نہیں کہ سر چھپائے لیکن چونکہ انہوں نے مسیح کو اتنا ستایا یہانتک کہ صلیب دیدیا تو خدا نے اسکو صلیب سے زندہ بچایا اور کشمیر میں جسکی نسبت شاعروں نے یہانتک کہا ہے۔ کہ ؎ اگر فردوس بر روئے زمین است + ہمین است و ہمین است و ہمین است + اسکو جگہ دی اور یہودیوں کو جنہوں نے اسکو تکالیف دی تھیں

اسقدر سخت پکڑا کہ وہ بجائے ایک مہذب قوم ہونے کے وحشی بن گئے یہانتک کہ نبی کریم کے وقت
پھر ان کی مخالفت کی وجہ سے انکے لئے حکم ہو گیا کہ اب یہ ذلیل ہی رہینگے اور کہیں چین اور آرام کر
نہیں رہ سکیں گے اور اب ان کی سلطنت نہیں ہوگی چنانچہ تمام دنیا جانتی ہے کہ ایسا ہی ہوا اب
یہ دیکھنا چاہیے کہ نبی کریم کی مشابہت حضرت موسیٰ سے ہے اور ان کے نائب کی مشابہت مسیح
سے ہے پس اسکی امت کی مثال موسیٰ کی امت کی سی ہے چنانچہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ سے بھی
یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ یہ امت بھی یہودیوں کی طرح ہو جائیگی ورنہ اگر ایسا ہونا ہی
نہیں تھا تو یہ دعا سکھائی کیوں گئی اور حدیثوں سے بھی ثابت ہے کہ یہ امت آخر میں بگڑ کر یہودی
صفت ہو جائیگی چنانچہ اس مشابہت کی وجہ سے مسلمانوں پر بھی ایک ایسا وقت آیا کہ ترکوں نے
بغداد پر حملہ کر کے انکو اسقدر تباہ کیا کہ اگر خدا کا فضل شریک نہ ہو جاتا تو مسلمان پھر سر نہ اٹھا سکتے
لیکن خدا نے چونکہ پھر اس مذہب کو بڑھانا تھا اسلئے حملہ آوروں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دیدی
اور ایک دفعہ پھر اسلام نے دنیا پر ترقی کا قدم مارنا شروع کیا اور ایک مدت کے بعد پھر ویسے ہی عیاش
اور غافل ہو گئے چنانچہ جب معاملہ حد سے زیادہ بڑھ گیا اور قریب تھا کہ آخری قطرہ پڑ کر اسلام پر تباہی
کا دروازہ چاروں طرف سے کھل جائے اور ذلت کا سیلاب انپر بہ آئے تو خدا تعالیٰ نے ایک
شخص کو برگزیدہ کر کے اسلئے بھیجا کہ وہ انکو درست کرے اور اسکا نام مسیح رکھا مگر تھوڑے ہیں
جو اسکی طرف جھکے اور کم ہیں جنہوں نے اسکی باتوں کو ٹھنڈے دل سے سنا پس ضروری ہوا کہ
یہودیوں کی طرح ان پر عذاب الٰہی نازل ہو اور وہ طاعون قحط جنگ اور زلزلہ کی صورت میں نازل ہوا اور
ابھی اور بہت عذاب آنیوالا ہے مگر چونکہ خدا اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے اسلئے وہ اپنے مسیح کے
ہاتھ سے بہت سے نشانات دکھلاتا ہے تا کہ دنیا سمجھتی بھی جائے چنانچہ تازہ نشانوں میں سے
دو تو پچھلے پرچہ میں چھپ چکے ہیں اور ایک ڈوئی کا نشان اسی پرچہ میں شایع ہوا ہے اور ایک یہ اور
نشان ایک آسمانی گولہ کا ہے جسکی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ پہلے کبھی ایسا دیکھنے میں نہیں
آیا چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اسکی نسبت پہلے سے خبر دی تھی اور اسکے الفاظ یہ ہیں کہ سات مارچ سنہ ۱۹۰۷
کو الہام ہوا "پچیس دن (یا پچیس دن تک)" اور اسکی تشریح جو حضرت صاحب نے ساتھ ہی شایع
کرا دی تھی وہ یہ ہے۔ کہ "پچیس دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے کہ ۷۔ مارچ سے پچیس دن پوری

پورے ہونے کے سر پر یا ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا اور ضرور ہے کہ تقدیر الٰہی اس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن گزر جائیں یا یہ کہ سات مارچ سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائیگا اور پھر ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ "یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا ہم اسوقت کچھ بھی جواب نہیں دیسکتے بجز اسکے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہوجائے گا" پس جیسا کہ لکھا گیا تھا عین پچیس دن کے سر پر یعنی ۳۱۔ مارچ کو ایک ایسا ہولناک اور تعجب انگیز واقعہ ہوا کہ تمام دنیا حیران ہے کہ یہ کیا تھا چنانچہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے چند نامہ نگاروں نے کل ناظرین اخبار سے سوال کیا کہ کبھی پہلے بھی ایسا واقعہ دنیا میں ہوا اور اس سوال کے جواب میں خود ایڈیٹر بھی ابتک خاموش ہے اور اس اخبار میں مختلف وقتوں میں گجرانوالہ ڈلہوزی اور کشمیر وغیرہ کے خطوط چھپے ہیں جنمیں لکھنے والے نہایت حیرت سے ظاہر کرتے ہیں کہ شام کے چار بجے ایک ایسا واقعہ ہوا کہ عقل دنگ ہے یعنی آسمان سے ایک آگ کا گولہ اترا جو کہ نہایت روشن تھا اور وہ کچھ دور تک نظر آکر پھر ایک جگہ پھٹا اور بڑی گونج سنائی دی اور پھر ایک بادل سا بنکر غائب ہوگیا ڈلہوزی سے خبر دینے والا شخص بیان کرتا ہے کہ یہ ایک چیز نہیں تھی بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی مختلف آگیں گری ہیں غرضیکہ یہ ایک ایسا عجیب واقعہ ہے جو کل پنجاب میں ظاہر ہوا اور عین پچیس دن کے خاتمہ پر جسکا کوئی مخالف انکار نہیں کرسکتا اور یہ واقعہ ایسا ہولناک تھا کہ ڈاکٹر عبد الستار ربیہ سے لکھتے ہیں کہ وہاں اس واقعہ سے چند مزدور جو باہر کام کر رہے تھے بیہوش ہوگئے اور بعض جو زیادہ قوی دل رکھتے تھے اسقدر ہیبت زدہ ہوئے کہ بھاگ کر گھروں میں گھس گئے اور سنا جاتا ہے کہ بعض جگہ یہ گولہ ایک ہی دن میں تین دفعہ ظاہر ہوا جسکی شکل ایسی تھی کہ گویا ایک فانوس ہے اور اسکے پیچھے دو تین گز لمبی تیز روشنی تھی جس سے اسکی عجیب شکل بن گئی تھی کہ دیکھنے والیکا دل کانپ جاتا تھا یہ گولہ علاوہ دوسری جگہوں کے قادیان میں بھی دیکھا گیا اور اسکی اسقدر ہیبت لوگوں کے دلوں میں ہوئی کہ بازار میں ہندو تک اقرار کر رہے تھے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوئی مگر افسوس کہ زبانی تو بہت لوگ کہدیتے ہیں اور جب کسی واقعہ کی ہیبت یا ڈر دل سے اٹھ جاتا ہے تو پھر اسی طرح غفلت میں ڈوب جاتے ہیں اسجگہ ہم پیسہ اخبار کے چند نامہ نگاروں کے خط درج کرتے ہیں تاکہ ہماری بات کی اور بھی تصدیق ہوجائے۔

تحصیل جہلم - ۲۱ - مارچ کو بروز اتوار تقریباً ۴ بجے شام کے ایک شعلۂ آتش آسمان پر مغرب کی نمودار ہو کر مشرق کی طرف جا کر غائب ہو گیا اور اخیر ایک بادل سا نظر آیا یہ خدا کی قدرت دیکھکر سب حیران رہ گئے۔

سنگھٹل ریاست جموں. کل شام ۴ بجے عجیب قدرت دیکھنے میں آئی اور پھر اسی واقعہ کا ذکر کر کے آخیر پر لکھتا ہے) سب لوگ خوف زدہ ہو رہے ہیں۔

ضلع گورداسپور - کل شام ۳۱ - مارچ بوقت ۴ بجکر ۴ منٹ پر ایک ستارہ یعنی ایک سخت تیز روشنی بمشابہ ایک مشعل کے جس کے پیچھے ایک گز نہایت ہی سفید و شفاف چاندی کا سا دستہ معلوم ہوتا تھا جنوب سے شمال کو جاتا ہوا معلوم ہوا اور پھر آخر وہ ایک جگہ زمین پر گرتا ہوا بھی معلوم ہوا جس جگہ وہ گرا اس جگہ سے تین مختلف جگہ سے دھواں نمودار ہوا اور اس کے بعد ایک بڑی ہولناک گرج سنائی دی مجھے جہانتک معلوم ہوا ہے سات سات میل کے فاصلہ پر یہی حال ظہور میں آیا ہے بیچارے دیہاتی لوگ اس کیفیت کو دیکھکر سخت حیرت زدہ ہو رہے ہیں۔

ضلع گجرات. عجائبات قدرت حق میں سے ایک کا مشاہدہ ہوا ہزارہا لوگ دیکھکر حیران ہوئے

ضلع راولپنڈی - ۳۱ - مارچ کو دوپہر سے تا بوقت زوال مختلف جگہوں پر اس علاقہ میں آسمان سے شعلے آتش کے بشکل برج آتشی گرتے نظر آئے اور زمین کے نزدیک آتے ہی دھواں بن کر غائب ہو گئے۔

گڈاری تحصیل جہلم. کل ۳۱ - مارچ کو بوقت ساڑھے تین بجے شام کے ایک شعلہ آتشیں ایسا نظر آیا کہ جس کے سامنے سورج کی روشنی بھی مات ہو گئی تھی دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں ایک دو آدمی نے نہیں دیکھا بلکہ صدہا نے دیکھا ہے لوگ بہت ششدر ہیں شاید یہ بھی قیامت کی مقررہ آثار میں سے کوئی نشان ہو۔

ضلع فیروز پور. ۳۱ مارچ کی آسمانی آگ نے عوام الناس کو خایف کر رکھا ہے (پھر واقعہ کو بیان کر کے لکھا ہے) اکثر آدمی خوف سے گھروں کو بھاگ آئے اس سے لوگ بہت ہراساں ہو رہے ہیں۔

اور اس جگہ اخبار عام کا وہ ریمارک بھی جو اس نے اس گولہ کے متعلق کیا لکھنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا

اسلئے ذیل میں وہ بھی درج کیا جاتا ہے

"ایک نامہ نگار حمص سے خبر دیتا ہے ... آسمان سے ایک آگ کا گولہ گرا بڑی بھاری آواز آئی جیسے کوئی بڑی توپ چلتی ہے اور اس آواز سے شہر ہل گیا لوگ گھبرا اٹھے کہ یہ کیا معاملہ ہے .. گوجرانوالہ میں ایک تو وہ آگ کا گرتا ہوا دیکھا گیا ...."

اب ہم اس واقعہ کی نسبت جو کچھ لکھنا چاہتے تھے وہ لکھ چکے ہیں لیکن اتنا لکھنا آخر میں ضروری سمجھتے ہیں کہ باوجود آسمانی اور زمینی نشانوں کے پھر ایک صادق کا دعویٰ نہ ماننا کسقدر بدبختی ہے کاش وہ لوگ جو کچھ صلاحیت رکھتے ہیں سوچیں اور غور کریں کہ اسکا نتیجہ کیا نکلیگا خدا تعالیٰ تو رحم کرکے نشان پر نشان دکھا رہا ہے اور لوگ اور بھی شوخ ہوتے جاتے ہیں مگر نہیں طاعون شروع ہے اور شوخ انسانوں کو متواتر کھا رہی ہے زلزلے آرہے ہیں اور آئینگے اور یقیناً یقیناً ابھی دس سال گذرنے نہیں پائینگے کہ دنیا میں ایک انقلاب عظیم[1] آئیگا اور وہ جسکو گالیاں دی جاتی ہیں اور دجال کہا جاتا ہے۔ ایک دنیا اس کو قبول کریگی۔ اور پھر اسکے ساتھ ہی وہ زمانہ آئیگا کہ بادشاہ اسکے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے یہ تو سب کچھ ہوگا اور ضرور ہوگا مگر کاش کوئی اسوقت دیکھے اور غور کرے کہ

"نظر آتا ہے اب وہ قادیان میں"

"مکاں جسکا مقام لامکاں ہے"

یعنی روز کے نشانات اور معجزات سے خدا تعالیٰ کا ظہور قادیان میں ہوا ہے اور اسکا چہرہ مسیح نے ہمکو دکھا دیا ہے اور اسکی تجلیات قادیان میں اس زور سے ہو رہی ہیں گویا وہ خود قادیان میں نازل ہوا ہے اور خدا تعالیٰ بھی تو فرماتا ہے کہ انت منی وانا منک یعنی تجھکو تو عزت اسلئے ملی کہ تو نے میرے ساتھ تعلق کیا اور پھر میرا چہرہ دنیا پر تیری سبب سے ظاہر ہوا ہے کاش کوئی نصیحت پکڑے اور پہلے اسکے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو توبہ کرے اور فیصلہ ہونے سے پہلے اپنے آپکو خدا سے اور اسکے رسول سے پیوند کرے کیونکہ وہ جو ان سے تعلق کرتے ہیں کبھی ضایع نہیں ہوتے بلکہ بڑھتے اور پھولتے پھلتے ہیں۔ والسلام **مرزا محمود احمد**

نوٹ۔ [1] انقلاب عظیم سے میری مراد مذہبی انقلاب ہے۔ یعنے دنیا حضرت صاحب کا دعوے قبول کرلیگی۔ اور خدا تعالیٰ کے بہت نشانات دیکھیگی۔ اور میں یونہی نہیں کہتا۔ بلکہ حضرت صاحب کے بعض الہاموں سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثناء اللہ اور ہم

ناظرین جہاں آج کل اسقدر تباہی پڑی ہوئی ہے کہ لاکھوں انسان ایک ماہ میں صرف طاعون کی بیماری سے ہندوستان میں ہلاک ہوجاتے ہیں اور ہر ایک فرد بشر جو کچھ بھی عقل رکھتا ہو اپنے گناہوں اور خطاؤں کو دیکھکر ڈرتا اور خوف کھاتا ہے کہ کہیں میں عذاب الٰہی کی لپیٹ میں نہ آجاؤں وہاں مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے انسان بھی ہیں جن کا کام حق پوشی کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں زمین و آسمان پکار اُٹھے کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے برگزیدہ اور امام زمان ہیں لیکن یہ صاحب اور اسی قماش کے اور لوگ ابھی یہی کہے چلے جاتے ہیں کہ یہ سب کچھ جھوٹ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے پرچہ اہلحدیث نمبر ۲۱ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف قادیان کے آریہ اور ہم کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانیکے وقت اپنی پرانی عادت کے مطابق بیجا نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھتے ہیں (یہ مضمون حضرت صاحب کے حکم سے لکھ گیا ہے اور بدر اور الحکم میں چھپ چکا ہے) ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو طیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوا لو مگر پہلے یہ شایع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا ہم حلفیہ کہدینگے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا مکار اور فریبی ہی اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہے مرزائیو اسچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ وہی میدان عیدگاہ امرتسر طیار ہے جہاں تم ایک زمانہ میں صوفی عبد الحق غزنوی سے مباہلہ کرکے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ سب کے سامنے کارروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرادو اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک

پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا؛

اس مضمون میں سے بے جا طعن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعودؑ مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اسپر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو طیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔

اس مضمون کے جواب میں مَیں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے وہ بیشک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بیشک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ جھوٹے ہو نیکی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا سے مانگیں لیکن خدا کے رسول جو کہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اسواسطے باوجود اسقدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اسپر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شایع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شایع ہو جاویگی اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو سے سوا اسمیں نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جاویگی اور وہ اسکو اول سے آخر تک بغور پڑھے اس کتاب کیساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شایع ہوگا جسمیں ہم یہ ظاہر کرینگے کہ ہمنے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور ہمارا اگر یہ افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ الحد یں کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا

افترا ہے اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین اور اسکے ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں ان اشتہارات کے شایع ہو جانیکے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دیگا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دیگا ہاں اتنی بات ہم اسپر اور بڑہا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں گے کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو باقی رہا یہ امر کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اسمیں تو صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالیٰ نے لعنت کو قائمقام ان تمام عذابوں اور وباؤں کا رکھا ہے جو ایک صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان انہیں سے کسی کو خود دیکھ لیگا ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کاذب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھکر ایک زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی سزا ہے معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں رکھتا مولوی ثناء اللہ جو چاہے اپنے لئے اپنے کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں وہ اپنے مصالح آپ سمجھتا ہے انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشا کا لحاظ نہیں کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے چاؤ پورے کرے فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کر کے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال لیا تو پھر اللہ تعالیٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کرے گا جو صدق و کذب کی پوری تحقیق کرے گا آخر درخواست کنندگان عرب نے بھی تو اپنے لئے یہ عذاب چاہا تھا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں خدا تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی دیکھو سورہ انفعال رکوع ۴ وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ اور دراصل مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علے وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اسے مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے اور ہم کو کسی گریز (بزعم خود) کا موقع نہ دے اور

وہ منظور کرکے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ اسکو بغرض مباہلہ بھیجدیں اور ساتھ ہی لکھدیوے کہ کتاب کے پہنچنے پر وہ اسکو اول سے آخر تک بغور پڑہے گا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ میں اعلان کردے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اسکے تمام الہامات اور پیشگوئیوں کو افترا سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ مجھے لادے۔

امید ہے کہ اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی امرتسر یا بٹالہ میں جمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے بمراد حصول شہرت پیش کی ہے اس سے بڑھکر اسطرح ان کی شہرت ہو جاوے گی کیونکہ اشتہار کے اندر جب مباہلہ ہوگا تو ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ کا نام پہنچ جاوے گا اس زمانہ میں بسبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اسوقت قائم ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈوئی کیسا تھا جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولد الزناء ثابت ہوا جس کا اقرار اس نے خود ہی کیا اور پھر اس کے مریدوں نے اسکو تمام جائداد سے بےدخل کردیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہوکر خستہ و خراب حالت میں مرگیا وہ امریکہ میں تھا اور حضرت اقدس قادیان میں اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اسکے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیا میں ہو امرتسر میں ہو یا قادیان میں۔

امید ہے کہ اب اسکے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑینگے اور حقیقت الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑہنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شایع کردیں گے۔

مولوی صاحب کو یہ بات بھی یاد رہے کہ ہمکو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید ہے امرتسر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے کیا ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان میں امرتسر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اسوقت مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن سے ظاہر ہوئی تھی اسکو بھول گئے ہیں کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر

یا بٹالہ میں ذمہ وار ہو سکتا ہے مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو انکی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو جہلاء کا مقابلہ نہ کر سکیگی مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے کہ حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی ترویج تھی لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہوگا کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کر کے اپنی فطرت کا اظہار کیا تھا کیا اس شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے مولوی صاحب اگر امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی تو پھر کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے لیکن اگر آپ اس بات پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ساتھ دس تک آدمی لا سکتے ہیں اور ہم آپ کا زادراہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاوینگے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاوینگے اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے لیکن یہ ضروری ہے کہ مباہلہ ہونے سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسماً ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمدؑ کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے تو جب چاہے آسکتا ہے البتہ آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے اور اس کے قادیان آنیکی صورت میں اسکی جان اور آبرو کے ہم ذمہ وار ہیں کیونکہ ہماری جماعت مثل بھیڑوں کے ہے اور ہماری تابع ہے ان لوگوں کی طرح درندہ طبع نہیں جنکا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا

ڈوئی والی پیشگوئی کے متعلق بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک نوٹ دیا ہے اور لکھا ہے کہ اصل پیشگوئی کے الفاظ معہ تاریخ کے ظاہر کرو ع

تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

اسکے جواب میں اتنا کہنا کافی ہے کہ ڈوئی کے متعلق عنقریب ایک مفصل اشتہار نکلیگا اس میں سب کچھ درج ہوگا لیکن اب جب کہ آپ نے خود ہی خدا کیساتھ لیکھا والی نیت کر لی ہے تو اب ڈوئی کو آپ کیا کہتے ہیں جب تن بیتی آپ کو ملجائیگی تو جگ بیتیوں کے سننے کا کیا فائدہ ؟

اب اسکے مقابل میں بجائے اسکے کہ مولوی ثناء اللہ خدا اور اسکے رسول کے فیصلہ کے مطابق عمل کرتے اور آپنے آپکو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے فیصلہ پر چھوڑ دیتے اور وہ طریق جو خدا نے بتایا ہے اسپر چلتے انہوں نے اپنے اخبار میں پھر وہی شور مچایا ہے کہ مجھکو کیا عذاب ہوگا اور کونسا دکھ ہوگا جو مجھکو ملیگا گر افسوس کہ وہ اسقدر نہیں سوچتے کہ کیا وہ خدا تعالیٰ کے عذاب کو محدود کر سکتے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو ایک ہی عذاب ملیگا نہیں وہ ایسے عذابوں میں مبتلا ہونگے۔ کہ دنیا بول اٹھیگی۔ کہ وہ درحقیقت عذاب الٰہی کے شکار ہوئے ہیں گر پھر بھی ان کے اس شور کو بند کرنے کے لئے حضرت صاحب نے مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کے ہیڈنگ سے ایک اعلان دیا جسکو ہم ناظرین کی واقفیت کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ یستنبؤنک احق ھو۔ قل ای وربی انہ لحق۔ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ مدت سے آپکے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب دجّال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری کذّاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونیکا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا گر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے میں مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف سے آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھکر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذّاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کیساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اسکا ہلاک ہونا بھی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نکرے اور اگر میں کذّاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذّبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے

عمر الدین

ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں
تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر
میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم
و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض
میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام
ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ
صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے
آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا
ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ان کو نابود کر
مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے
طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن
کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یا رب العالمین میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا
اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے اُن چوروں اور ڈاکوؤں
سے بھی بدتر جانتے ہیں جنکا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان
تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لاتقف ما لیس لک بہ علم پر عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ
لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور
دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر
بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے
ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے
میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اسلئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت
کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں
حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اسکو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت
سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین

ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين - آمين

! آلآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اسکے نیچے لکھدیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبدالصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و ایدہ مرقومہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

اب ہر ایک شخص جو چشم بصیرت رکھتا ہو وہ سمجھ سکتا ہے کہ کیسے آسان اور کھلے طریق پر فیصلہ کیا گیا ہے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب اسپر بھی خاموش نہیں رہے اور رہتے کیونکر انہوں نے تو وہ مسئلہ پڑھا ہوا ہے کہ بلا آنست کہ نبدنہ شود اب انہوں نے اول تو یہ جھوٹ بولا کہ مرزا صاحب نے میرے لئے طاعون کی پیشگوئی کی ہے حالانکہ ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ وہاں صاف لکھا ہے کہ ”میری زندگی میں ہی انکو (مولوی ثناء اللہ) نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے“ اور آگے چلکر یہ بھی لکھا ہے کہ یا ایسے عذاب میں مبتلا کر کہ جو موت کے برابر ہو پس یہ انہوں نے ایک جھوٹ بولا تا کہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈالکر حق کو چھپائیں اور اس سے یہ فائدہ اٹھانا چاہا کہ لوگوں کو کہیں کہ طاعون تو آجکل عام طور سے پھیلی ہوئی ہے اس سے مر جانا کونسی تعجب کی بات ہے مگر افسوس ان کو اتنا سوچنا چاہیئے کہ جیسا طاعون حضرت صاحب کے اردگرد ہے ویسا ہی اسکے اردگرد بلکہ ضلع گورداسپور میں ضلع امرتسر کی نسبت کہیں زیادہ ہے اور اسصورت میں جیسی خوفناک وہ ان کے لئے ہے مرزا صاحب کے لئے بھی ہے پس کیا انکا یہ کہنا کہ فلاں شخص طاعون سے یا ایسی اور مہلک اور ذلیل امراض سے مر جاوے گا کوئی معجزہ نہیں؟ جبکہ وہ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان امراض سے میں نہیں مرونگا ان کا یہ دعوے ہے کہ طاعون مجھکو نہیں ہوگی بلکہ میرے گھر میں کسی کو نہیں ہوگی پس اگر وہ جھوٹے ہیں تو ضرور ہے کہ ان کو ہو اور آپ اس سے محفوظ رہیں مگر جب کہ وہ سچے ہیں تو یقیناً آپ انکی دعا کے مطابق مرینگے کیا یہ معجزہ نہیں کہ آپ تو اپنی جان کی نسبت بھی یقین نہیں رکھتے کہ آپ طاعون سے محفوظ رہینگے اور وہ نہ صرف آپکی نسبت اس قسم کے عذاب کی پیشگوئی کرتے ہیں بلکہ لکھتے ہیں کہ نہ صرف میں بلکہ میرا تمام گھر اس عذاب یعنی طاعون سے محفوظ رہیگا اس موقعہ پر ہم وہ

آپ نوٹ - یہ تشحیذ الاذہان میں پڑھینگے والسلام خاکسار میرزا محمود

اشتہار بھی درج کر دینا مناسب سمجھتے ہیں جو حضرت صاحب نے ابھی ابھی دیا ہے اور جس میں مخالفوں کو للکارا ہے کہ اگر کسی کو اپنے سچے ہونے کا یقین ہے تو میری طرح اعلان کرے کہ انی احافظ کل من فی الدار (اگرچہ ہم یہاں گنجائش نہیں اسلئے ٹائٹل کے آخری صفحہ پر درج کیا گیا ہے) میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین ان تمام حالات کو پڑھکر مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہو جاوینگے اور میں بھی امید کرتا ہوں کہ جسطرح مولوی صاحب کے انجام کی نسبت جو کچھ ہوگا

سَیِّدِی اٰکُلُ مِمَّا طَابَ وَرَاقَ -
وَاَسْتَوْفِی الْاَذْوَاقَ -

یَا زَیْدُ اِنِّی سَمِعْتُ اَنَّ وَلِیْدًا
جُعِلَ قَاضِیَ سَیْسْتَانَ -

فَلَا اَعْلَمُ اِنَّ الرَّاوِیَ صَدَقَ اَمْ مَانَ

سَیِّدِی لَا غَرْوَ فَاِنَّ وَلِیْدًا
جَمَعَ الْفَضْلَ وَالسُّؤْدَدَ -

یَا زَیْدُ بَیْتُکَ قَرِیْبٌ
مِنْ بَیْتِ وَلِیْدٍ اَوْ بَعِیْدٌ -

سَیِّدِی دَارِی عَلٰی طَوَارِ دَارِہٖ

سَیِّدِی اِنِّی مَلَکْتُ ثَمَرَاتٍ وَ
عَجْمَاوَاتٍ فَهَلْ عَلَیَّ زَکٰوتُهَا

یَا زَیْدُ اَدِّ زَکٰوۃَ النِّعَمِ کَمَا
تُؤَدِّی زَکٰوۃَ النَّعَمِ -

یَا زَیْدُ اَنْشُدُکَ اللّٰہَ -

اَلَسْتَ الَّذِی کَانَ یَشْرَبُ
الْخَمْرَ وَیَسْبُوْهَا فِی الْکُوفَةِ -

بَلٰی سَیِّدِی اَلَا تَرٰی اِلٰی هٰذِہِ
الْاَعْضَاءِ الْمَفْلُوْجَةِ الْمَاؤُفَةِ

اُذْکُرْ یَا زَیْدُ اِنِّی کُنْتُ
اَعَرْتُکَ الدَّسْتَ -

سَیِّدِی قَدْ سَرَقَهُ السَّارِقُ وَالَّذِی
اَجْلَسَکَ هٰذَا الدَّسْتَ -

میرے سردار میں عمدہ اور پسندیدہ کھانا کھا رہا ہوں
اور پوری لذات اٹھا رہا ہوں -

اے زید میں نے سنا ہے کہ ولید
سیستان کا قاضی مقرر کیا گیا ہے -

پس مجھے معلوم نہیں کہ بیان کرنیوالے نے سچ بولا یا جھوٹ

میرے سردار کچھ تعجب نہیں کیونکہ ولید میں
دونوں خوبیاں ہیں یعنی ہنرمندی یعنی لیاقت اور سرداری

اے زید تیرا گھر ولید کے گھر
سے نزدیک ہے یا دور ہے

میرے سردار میرے گھر کی دیوار اسکی دیوار سے ملی ہوئی ہے -

میرے سردار میں کئی پھلوں کا مالک ہوں اور کئی
چارپایوں کی زکوۃ واجب ہے -

اے زید نعمتوں کی زکوۃ دے جیساکہ تو
چارپایوں کی زکوۃ دیتا ہے -

اے زید میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ

کیا تو وہی نہیں جو شراب پیا کرتا تھا اور
کوفہ میں شراب کی خرید و فروخت کرتا تھا

ہاں میرے سردار کیا تو میرے آفت زدہ
اعضاء کو نہیں دیکھتا جو شراب کی وجہ سے مفلوج ہوگئے ہیں

یاد کر اے زید کہ میں نے تجھے
بطور عاریت لباس دیا تھا -

میرے سردار اُس پوشاک کو ایک چور چورا کر لے گیا کہ
اور مجھے قسم ہے اس خدا کی جسنے اس مسند پر تجھے بٹھایا

يَا زَيْدُ كَيْفَ وَجَدْتَنِي بَعْدَ مَا قَصَدْتَنِي

سَيِّدِي أَنْتَ رَحِيمٌ تُزْجَى الرَّكَائِبُ إِلَى حَرَمِكَ

وَكَرِيمٌ تُرْجَى الرَّغَائِبُ مِنْ كَرَمِكَ

يَا زَيْدُ مَا تَقُولُ فِي حَارِثِ ابْنِ الْخَبَّابِ

سَيِّدِي رَجُلٌ تَرِبَ بَعْدَ الْإِتْرَابِ وَصَارَ كَالْجَرْعَةِ بَعْدَ الْأَهْضَابِ

سَيِّدِي أَجِلْ لِي سَمْعَكَ فَإِنِّي أُسِرُّ إِلَيْكَ حَدِيثًا .

يَا زَيْدُ قُلْ مَا تَقُولُ وَهَا أَنَا سَامِعٌ لَكَ

سَيِّدِي فَغَلِّقِ الْبَابَ وَلَا تَتْرُكْ عِنْدَكَ إِلَّا الْأَحْبَابَ

يَا زَيْدُ غَلَّقْتُ فَقُلْ مَا أَقْلَقَكَ

سَيِّدِي سَمِعْتُ أَنَّ خَالِدًا يُرِيدُ أَنْ يَسُمَّكَ وَقَدْ أَشْرَكَ فِي أَمْرِهِ عَمَّكَ

يَا زَيْدُ أَتَعْنِي مِنْ خَالِدٍ خَالِدَ بْنَ بِلَالٍ

هٰذَا هُوَ الدَّجَّالُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَكَ مِنْ قَبْلُ لَوْلَا أَنْ حَفِظَكَ اللّٰهُ ذُو الْجَلَالِ

اے زید تو نے مجھکو کیسا پایا بعد اسکے جو تو میری طرف آیا -

میرے سردار تو رحم کرنے والا ہے تیرے حرم کی طرف اونٹ چلائے جاتے ہیں

اور تو کریم ہے تیرے کرم سے بخششوں کی امید کیجاتی ہے

اے زید حارث ابن خباب کی نسبت تیری کیا رائے ہے -

میرے سردار وہ ایک مرد ہے کہ جو تونگری کے بعد محتاج ہو گیا ہے اور بعد اسکے کہ وہ ایک گھاٹی والی زمین [illegible]

میرے سردار کانوں کو میری طرف متوجہ کر کہ میں ایک راز کی بات تجھے بتلاتا ہوں

اے زید جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہہ میں سنونگا

میرے سردار پس دروازہ بند کر اور بجز دوستوں کے سب کو نکالدے -

اے زید میں نے دروازہ بند کر دیا پس کہہ کہ میں بے آرام ہو جاتا

میرے سردار میں نے سنا ہے کہ خالد تجھے زہر کھلانے کا ارادہ رکھتا ہے

اور تیرے چچا کو اپنے کام میں شریک بنایا ہے

اے زید کیا تیرے اس ذکر سے مراد خالد بلال کا بیٹا ہے

میرے سردار ہاں وہ دجال ہے اور یہ تجھے کب کا قتل کر چکا تھا اگر خدا تعالی تیرا حافظ نہ ہوتا -

اور اس خیال کا اسقدر اثر پڑا کہ مفتی محمد صادق صاحب کو بلا کر وصیت بھی لکھوانی شروع کردی
اتفاقاً یہ خبر جھوٹی اور میں ان کی عیادت کے لئے گیا تو انکے اس خیال کو دور کرنے کے لئے یہ کہہ
دیا کہ آپ کو قطعاً طاعون نہیں اگر آپ کو طاعون ہے تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ
نے صاف کہہ دیا ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو اس چار دیواری میں ہے اس مرض سے بچاؤنگا
اور یہ کہکر میں نے انکی نبض جو دیکھی تو تپ کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ افسوس مخالفین
باوجود ایسے کھلے نشانونکے پھر بھی انکار ہی کرتے چلے جاتے ہیں اور بار بار کہتے ہیں کہ کیا دنیا ساری
کی ساری طاعون سے ہلاک ہو جائیگی اگر مرزا صاحب کا گھر طاعون سے بچ رہا تو کیا ہوا بہت سے
اور لوگ بھی بچ رہینگے مگر افسوس کہ وہ نہیں سمجھتے اور نہیں دیکھتے کہ ان کا بچنا تو معمولی ہے۔
کیونکہ انہوں نے کوئی دعویٰ نہیں کیا کہ ہم طاعون سے محفوظ رہینگے اور حضرت مسیح موعود
تو اپنے دعوے کی صداقت میں یہ فرماتے ہیں کہ چونکہ میں سچا ہوں اور میرے دعوے کے مکذبوں
کے لئے طاعون کی بیماری آئی ہے اس لئے میں طاعون سے محفوظ رہونگا اور یہی نہیں میری
گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے بھی اس سے محفوظ رہینگے پس کیا یہ ایک چھوٹی سی بات
ہے اگر اسکا کوئی اثر نہیں تو آج دنیا میں کروڑوں انسان بستے ہیں کوئی یہ دعوے کر دیکھے کہ
مرزا صاحب جھوٹے ہیں اور میں سچا اسلئے میں طاعون سے محفوظ رہونگا اور میرے گھر میں بھی
کوئی واقعہ نہیں ہوگا پھر دنیا دیکھ لیگی کہ کون سچا ہے۔ اور کون جھوٹا۔ آجکل مولوی ثناء اللہ بھی
بہت شور مچا رہے ہیں کہ میری نسبت جو دعا کی گئی ہے کہ یہ طاعون ہیضہ وغیرہ سے مرے گا۔
یہ ایک فریب ہے کیونکہ طاعون سے مرنا آجکل کونسی عجیب بات ہے ایک ہفتہ میں ہزاروں
انسان اس بیماری سے مر جاتے ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے کہ مرزا صاحب کے ارد گرد بھی تو طاعون
پھیلی ہوئی ہے وہ خدا کیسا ہے کہ جھوٹے کی دعا سنکر سچے کو ہلاک کردیگا اور سچے کی دعا یونہی خطا
جائیگی مرزا صاحب اگر جھوٹے ہیں تو خدا انکی دعا سنیگا ہی کیوں اور کیوں انکو طاعون سے
محفوظ رکھیگا اگر آپ جھوٹے ہیں تو آپ کیوں بچینگے ضروری ہے کہ اس عذاب میں مبتلا ہوں
جو آپ کے لئے مقرر کیا گیا ہے مگر آپ کو تو حق پوشی کے سوا اور کچھ کام ہی نہیں کاش کوئی دیکھے
کہ یہ کیسا بڑا نشان ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار یعنی وہ جو حضرت صاحب کے گھر میں ہے طاعون سے محفوظ رہیگا (ایڈیٹر)

جہاد کی ممانعت کی نسبت جو نظم درّثمین میں شایع ہو چکی ہے اسمیں ایک شعر ہے ؎

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے + مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے۔

اسکی نسبت فرمایا کہ دیکھو آجکل ہر طرح کا فسق و فجور پھیلا ہوا ہے اور مسلمانوں کی پہلی سی حالت نہیں رہی انکے ہاتھوں سے سلطنت بھی اسی لئے چھینی گئی کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا خدا تعالیٰ تو کسی کا رشتہ دار نہیں کہ وہ باوجود اسکے بگڑ جانیکے پھر بھی اسکی پاسداری کرتا چلا جاوے چونکہ یہودیوں سے مسلمانوں کو نسبت ہے اسلئے ان کی طرح ان پر بھی دو دفعہ سخت عذاب آنا ضروری تھا چنانچہ ایک دفعہ تو ان پر تب عذاب آیا جبکہ ہلاکو خان نے حملہ کر کے بغداد کو تباہ کیا اور مسلمانوں کو اس قدر ہلاک کیا کہ صرف بغداد میں کہتے ہیں کہ چھ لاکھ انسان قتل ہوا اسوقت کے مسلمانوں کی حالت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ایک بزرگ کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے اور کہا کہ خدا سے دعا کیجیئےگا کہ وہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے اور یہ طوفان تھم جائے انہوں نے فرمایا کہ کمبختو تمہاری وجہ سے ہم بھی اس عذاب میں پھنس گئے ہیں دیکھتا ہوں کہ فرشتے کھڑے کہتے ہیں کہ یا ایہا الکفار اقتلوا الفجار۔ یعنے اے کافرو! ان فاجروں کو قتل کردیں وہی حالت اسوقت دوبارہ ہوگئی ہے اور انگریزوں کی حکومت بھی جو کہ مذہب کے رُو سے کافر ہیں ہندوستان میں اسی طرح ہوئی ہے۔ کہ مسلمان خود فاسق فاجر ہوگئے ہیں اور خدا کے رحم کو حاصل کرنے کے لایق نہیں ہیں۔

اور میرے اس شعر کا یہی مطلب ہے کہ خود تمہاری حالت ایسی نہیں رہی کہ خدا تمہاری مدد کرے تو جہاد کیسا بہتر ہوتا کہ جو لوگ سٹرائیک کرنا ہی قوم کی بہتری کا ذریعہ سمجھتے ہیں اس بات پر چلیں اور غور کریں کہ ان سٹرائیکوں سے کیا منشا ہے سوائے اسکے کہ گورنمنٹ بدظن ہو اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا ان کو چاہیئے کہ اپنی حالت کو درست کریں اور تقویٰ طہارت اور پرہیزگاری کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اور وہ شیطان جو نفس پر حکومت کر رہا ہے اسکو دور کریں اور بجائے دنیا طلبی کے خدا کے ساتھ اپنا سچا تعلق کریں اور اسی کے ہو رہیں تب وہ خود ان کی مدد کرے گا اور یہ گورنمنٹ جو آج عیسائی ہے کل مسلمان ہو جائے گی کیا خدا کے لئے مشکل ہے کہ وہ انگریزوں کا دل پھیر دے اور وہ مسلمان ہو جاویں ہمیں ہرگز نہیں چاہیئے [illegible] کوشش کے سٹرائیک اور ایجیٹیشن سے کیا فائدہ ایڈیٹر

دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اسکی نصرت و تائید ہوسکتی تھی تب یکدفعہ غیب سے قبول کیلئے ان میں طاقت پیدا ہو جائیگی اور وہ حق کو قبول کرلیں گے ۔ ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء سلام علیک ۔ ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء رویا میں دیکھا کہ بشیر احمد کھڑا ہے وہ ہاتھ سے شمال مشرق کیطرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا ۔ یکم مئی و ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء ۔ پوری ہوگئی ۔ فلیدع الزبانیہ ۔ ترجمہ ۔ پس چاہیے کہ اپنے حمائیتوں کو بلا لے تا پورا زور لگالیں ۔ ۲۔ اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویران کردی ۔ ۳۔ و ان شکرتم لازیدنکم ۔ ترجمہ ۔ اگر تم شکر کرو تو میں زیادہ دوں گا ۔ یکم مئی ۱۹۰۶ء (قریب عصر) یاتیک تحائف کثیرہ ۔ ۲ تا ۷ مئی ۱۹۰۶ء ۔ ۱۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک ۲۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی ۔ ۳۔ انزلناہ علی رقیمۃ من موسیٰ ۔ ۴۔ انی مھین من اراد اھانتک ۔ ۵۔ سنسمہ علی الخرطوم ۔ ۶۔ رب انی مغلوب فانتصر ۷۔ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون ۔ ترجمہ ۔ یا تو ہم بعض وہ اپنی پیشگوئیاں جو وعید کے طور پر کفار کے حق میں ہیں تجھکو دکھلا دینگے اور یا تجھکو وفات دیدینگے ۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی ہمنے اس ارادہ کو موسیٰ کی تحریر پر اتارا ہے یعنی موسیٰ نے ایسا ہی ارادہ بذریعہ تحریر ظاہر کیا سو ہم نے اس سے اتفاق رائے کیا ۔ میں اس شخص کی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کرتا ہے اسکی ناک پر یا مونہہ پر ہم آگ کا داغ لگائینگے ۔ اے میرے خدا میں مغلوب ہوں تو انتقام لے ۔ میں تمہیں اپنے معجزات دکھلاؤنگا ۔ مجھ سے جلدی مت کرو ۔ ۱۹۰۶ء ایک شخص مجھکو کشفی طور پر دکھلایا گیا مگر میں اسکی شکل بھول گیا ۔ صرف یہ یاد رہا کہ وہ ایک سخت دشمن ہے کہ اپنی تقریر اور تحریروں میں گالیاں دیتا ہے اور سخت بدزبانی کرتا ہے بعد اسکے الہام ہوا ۔ بدی کا بدلا بدی ہے ۔ اسکو پلیگ ہوگئی (یعنی ہو جائیگی) اس میں یقین کرتا ہوں ۔ کہ جلد یا کچھ دیر سے تم سنو گے ۔ کہ کوئی ایسا سخت دشمن پلیگ کا شکار ہو جائیگا ۔ اگر ایسا کوئی دشمن جسپر تمہارے دل بول اٹھیں کہ یہ الہام کا مصداق ہوسکتا ہے طاعون میں مبتلا نہ ہوا ۔ تو تمہارا حق ہے کہ تکذیب کرو بعد اسکے مجھے دکھلایا گیا ۔ کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنیوالے نہیں جبتک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھائے بعد اسکے الہام ہوا ۔ اسکا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلیگی کئی نقصان ظاہر ہونگے ۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائینگے ۔ وہ دنیا کو چھوڑ جائینگے ۔ ان شہروں کو دیکھکر رونا آئیگا ۔ وہ قیامت کے دن ہونگے ۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی ۔ ایک ہولناک نشان یعنی انمیں سے ایک ہولناک نشان ہوگا ۔ شاید وہی زلزلہ ہو جسکا وعدہ ہے ۔ یا آسمان سے کوئی اور نشان ظاہر ہو ۔ یا طاعون قیامت کا نمونہ دکھلا دے ۔ پھر خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے ۔ کہ میری رحمت تجھکو لگ جائیگی اللہ رحم کریگا اعیناک (یعنی ہم اسقدر نشان دکھلائینگے کہ تو دیکھتے دیکھتے تھک جائیگا ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

ناظرین کی توجہ کے لایق

اور مخالفوں سے ایک استفسار

دنیا کے ملوک اور سلاطین میں یہ رسم ہے کہ جب ان کا کوئی غضب کسی شہر پر نازل ہوتا ہے اور اس شہر کے باشندوں کے قتل کے لئے عام حکم دیا جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں اگر کسی شخص کو اس سلطنت سے خاص تعلقات ہوتے ہیں۔ تو اس شخص اور اس کے عیال اطفال کی نسبت فرمان شاہی صادر ہو جاتا ہے کہ اس شخص کے مال اور عزت اور جان پر کوئی شاہی سپاہی حملہ نہ کرے۔ ایسا ہی حضرت عزت جلشانہٗ کی عادت میں داخل ہے کہ جس شخص کو اس جناب میں کوئی تعلق عبودیت ہے تو اس زمانہ میں جب قہر اور غضب الٰہی زمین پر نازل ہوتا ہے۔ اور ایک عام قتل کا نافذ ہوتا ہے۔ تب ملائک کو جناب حضرت عزت جلشانہ سے فہمائش کیجاتی ہے۔ کہ اس گھر کے محافظ رہیں بس یہی بھید ہے۔ کہ جب عام طاعون دنیا پر نازل کی گئی۔ تو اسی ابتدائی زمانہ میں جب اس ملک میں طاعون شروع ہوئی۔ خدا تعالیٰ کیطرف سے مجھے الہام ہوا۔ کہ انی احافظ کل من فی الدار۔ یعنے ہر ایک شخص جو اس گھر چار دیواری کے اندر ہے۔ میں اس کو طاعون سے بچاؤنگا۔ چنانچہ قریباً گیارہ برس ہوئے۔ جب یہ الہام ہوا تھا اور اس مدت میں لاکھوں انسان اس دنیا سے شکار طاعون ہو کر گذر گئے۔ لیکن ہمارے اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا۔ تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا۔ یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے۔ لیکن ان کے لئے جو آنکھ بند نہیں کرتے۔ اب بھی اگر کسی کو یہ گمان ہے کہ یہ انسان کا افترا ہے یا یہ خدا کا کلام نہیں۔ تو اُسے چاہئے۔ کہ ایسا ہی افترا وہ بھی شایع کرے یا قسم کھا کر یہ شایع کرے کہ یہ خدا کا کلام نہیں۔ پھر میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدائے قدیر ضرور اس کو اس بے باکی کا جواب دیگا۔ اگر تم مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک سیر کرو۔ تو تمام دنیا میں تمہیں کوئی ایسا ملہم نہیں ملیگا کہ خدا نے اسکو طاعون کی نسبت یہ تسلی دی ہو کہ وہ اسکے گھر میں نہیں آئیگی چاہئے کہ ہمارے مخالف مسلمان اور آریہ اور عیسائی ضرور اس بات کا جواب دیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

میرزا غلام احمد مسیح موعود۔

مطبع میگزین قادیان میں باہتمام نایب ناظم میگزین منیجر صاحب رسالہ تشحیذ الاذہان کیلئے طبع ہوا۔

متابعت سے بجالا دے اور اپنے اعمال اور اقوال میں کوئی ایسی جگہ خالی نہ چھوڑے جس میں نفس کو کچھ دخل دینے کی گنجائش ہو پس جب کہ کامل طور پر اتباع سنت میسر آجائیگا۔ اور ایک ذرہ ہوائی نفس کی پیروی نہیں رہیگی بلکہ ظاہر و باطن متابعت رسول کریم سے منور ہو جائیگا تو وہ حالت ہے جس کا نام فنا باللہ ہے۔ مگر افسوس اس پر ظلمت زمانہ میں بجائے اس کے کہ اس کبریت احمر کی قدر کریں اکثر دل کو اس طریق سے بغض ہے اور اتباع سنت سے ایک چڑ ہے حالانکہ دوسری فنا بجز اس کے ہرگز میسر نہیں ہو سکتی اللھم اصلح امۃ محمد اللھم ارحم امۃ محمد اللھم انزل برکات محمد و صل علی محمد و بارک وسلم ۔ تیسری شرط مورد معارف الہیہ ہونیکے لئے یہ ہے کہ رضا بقضاء ہو۔ اور ایسا انشراح صدر میسر آجائے کہ جو کچھ ارادت اللہ سالک پر نافذ ہوں عاشق صادق کیطرح ان سے متلذذ ہو اور انقباض پیدا نہو بلکہ یہاں تک موافقت تامہ پیدا ہو جائے کہ اس محبوب حقیقی کی مراد اپنی ہی مراد معلوم کرے اور اس کی خواہش اپنی ہی خواہش دکھلا دے اس جگہ بھی وہی سوال لزوم دور کا لازم آتا تھا۔ اور جواب بھی وہی ہے جو پہلے دیا گیا تھا۔ انسان کا کام بغیر صحبت صادقین کے سراسر خام ہے اور بغیر طریق فنا یا صحبت فانیوں کے ایمان کا سلامت لیجانا نہایت مشکل ہے پس سعید وہی ہے کہ جو سب سے پہلے ایمان کی سلامتی کا فکر کرے اور ناحق کے ظاہری جھگڑوں اور بے فائدہ خرخشوں سے دستکش ہو کر اس جماعت کی رفاقت اختیار کرے جن کو خدا نے اپنا درد عطا کیا ہے اور یقیناً سمجھے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو عمدہ نعمت دنیا کے لئے لائے وہ یہی درد اور محبت الٰہی ہے۔ جس کو خدا اور رسول کی محبت دی گئی اس نے اپنی اصل مراد کو پالیا ہے۔ اور بلا شبہ وہ سعید ہے اور نار جہنم کو اس سے مس کرنا حرام ہے لیکن جسکو وہ محبت عطا نہیں ہوئی اور اس نے اپنے خدا اور اپنے نبی کی قدر نہ شناخت نہ کی اس کا زبانی طور پر مسلمان کہلانا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ بلکہ نماز روزہ بھی بغیر ذاتی محبت کے اپنی اصل حقیقت سے خالی ہے ایک حدیث میں آیا ہے۔ یاتی علی امتی زمان یصلون و یصومون و یجتمعون فی المساجد و لیس فیھم مسلم ۔ یعنی ایک زمانہ وہ آئیگا کہ لوگ نماز میں بھی پڑھینگے اور روزہ بھی رکھینگے اور مسجدوں میں اکٹھے بھی ہونگے پر ان میں سے ایک بھی مسلم نہوگا یعنی مومن حقیقی نہوگا اور اپنی دنیا اور اپنے رسوم میں گرفتار ہونگے اور دین بھی رسم کے طور پر بجا لائینگے سو ایسے وقت کا اندیشہ ہے۔ خداوند کریم رحم کرے ۲۶ ستمبر ۸۳ء مطابق ۲۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ھ فتوح الغیب

۱۲ حقیقت کی - لاہوتی - ملکوتی - جبروتی - ناسوتی - مقامات اور شرح کی ۳۱ صفحہ سے

مخدوم مکرم اخویم سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ' - یہ عاجز دعا سے غافل نہیں مگر ہر ایک امر وقت پر موقوف ہے اور آپ میں آثار سعادت اور رشد کی ظاہر ہیں کہ آپ کی حقیقت یعنی پر نظر ہے اور صدق اور خلوص اور وفا اور حسن ظن کا خلق موجود ہے پس یہ وہ چیزیں ہیں کہ جس کو مولیٰ کریم کی طرف سے عطا کیجاتی ہیں اس کے لیے استقامت کا عطا ہونا ساتھ ہی مقدر ہوتا ہے خداوند تعالیٰ نہایت درجہ کریم و رحیم ہے وہ جس دل میں ایک ذرہ بھی اخلاص اور صدق پاتا ہے - اسکو ضایع نہیں کرتا آپ بعض اپنے دوستوں کی تغیر حالت سے دل شکستہ نہ ہوں - مولوی صاحب کی وہ حالت ہے کہ نہ انہوں نے ارادت کے وقت اس عاجز کو شناخت کیا اور نہ فسخ ارادت کیوقت پہچانا سو انکی نہ ارادت قابل اعتبار تھی اور نہ فسخ ارادت معتبر ہے ارادت اور فسخ ارادت وہی معتبر ہے جو علی وجہ البصیرت ہو اور اگر علی وجہ البصیرت نہیں تو کچھ بھی نہیں مسجد کا زینہ طیار ہو گیا ہے عجب فضل الٰہی ہے کہ شاید پرسوں کے دن یعنی بروز سہ شنبہ مسجد کی طرف نظر کیگئی تو اسی وقت خداوند کریم کی طرف سے ایک اور فقرہ الہام ہوا - اور وہ یہ ہے - فیہ برکاتٌ للناس - یعنی اسمیں لوگوں کے لئے برکتیں ہیں - فالحمد للہ علیٰ ذالک ہر سہ حصہ کی کتابیں اگرچہ زبانی یاد نہیں مگر شاید قریب دو سو کے کتابیں باقی ہونگی صفحہ ۳۱ فتوح الغیب کی شرح یہ ہے کہ سالک کا چار حالتوں پر گذر ہوتا ہے - اور حالت چہارم سب سے اعلیٰ ہے - اور وہی ترقیات قرب کا انتہائی درجہ ہے جس پر سلسلہ کمالات ولایت کا ختم ہو جاتا ہے تفصیل اس کی یہ ہے - کہ پہلی حالت وہ حالت ہے کہ جب انسان ناسوتی اندیشوں میں مبتلا ہوتا ہے اور شتر بے مہار کیطرح جو چاہتا ہے کہتا ہے اور جو چاہتا ہے پیتا ہے اور جس طرف چاہتا ہے چلتا ہے - سو وہ اسی حالت میں ہوتا ہے کہ ناگاہ حضرت خداوند کریم اس پر نظر کرتا ہے اور باطنی اور ظاہری طور پر توبہ کا سامان اس کے لیے میسر کر دیتا ہے - باطنی طور پر یہ کہ یک بیک ایک جذبہ قویہ خداوند کریم کی طرف سے اس کے شامل حال ہو جاتا ہے - اور وہی جذبہ در حقیقت واعظ باطنی ہے اور اسی سے فسق و فجور کی زنجیریں ٹوٹتی ہیں اور انسان اپنے نفس میں قوت پاتا ہے کہ نفس امارہ کی پیروی سے دستکش ہو جائے اگرچہ پہلے اس سے ایک اور کمزور سا جیسا واعظ بھی انسان کے نفس میں موجود ہے جسکو لمعۃ الملک سے تعبیر کرتے